وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا (القرآن)

(اور تم اس عورت کے مشابہ مت ہو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالا)

رنگیلے مفتی نرالے فتوے

یعنی "رضاخانیت" والد احمد رضا کی عدالت میں

تالیف:

(حضرت مولانا) محمد [illegible] ائیل قاسمی

استاذ مدرسہ [illegible] [illegible] مئو

[illegible]

مناظر اسلام و خطیب عصر

حضرت مولانا سید طاہر حسین [illegible] گیاوی

شائع کردہ

مکتبۃ الاظہر کریم الدین پور۔ گھوسی، مئو

ولاتکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوۃ انکاثا (القرآن)

(اورتم اس عورت کے مشابہ مت بنو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے بوٹی بوٹی کرکے نوچ ڈالا)

دن لہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبیؐ، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

(احمد رضا)

رنگیلے مفتی نرالے فتوے

یعنی ''رضا خانیت'' والدِ احمد رضا کی عدالت میں

حصہ دوم

از حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب قاسمی

استاذ مدرسہ مرقاۃ العلوم۔ مئو

پسند فرمودہ

مناظر اسلام وخطیب عصر

حضرت مولانا سید طاہر حسین صاحب گیاوی

ناشر

مکتبۃ الاظہر کریم الدین پور گھوسی، مئو

تصریحات

نام کتاب: رنگیلے مفتی نرالے فتوے حصہ دوم

نام مؤلف: حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب قاسمی

طبع اول: شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

تعداد: گیارہ سو

کمپوزنگ: محمد اعظم الاعظمی۔ مئو

مطبع: شیروانی آفسیٹ پریس دلی

ناشر: مکتبۃ الاظہر کریم الدین پور۔ گھوسی

کتاب ملنے کے پتے

(۱) حضرت مولانا سید طاہر حسین صاحب گیاوی

مدرسہ حسینیہ ڈنڈیلہ کلاں، ضلع پلاموں، جھارکھنڈ

(۲) حضرت مولانا عبد المالک صاحب بھوجپوری

مدرسہ ضیاء العلوم، شہر بلیا

(۳) حضرت مولانا عبد السلام صاحب قاسمی

قاسمی کتب خانہ دوار بلڈنگ بھنڈی بازار ممبئی

فہرست مضامین

مقدمہ

ناظرین کرام! "مذہب اسلام" خدا کے ایک کامل اور آخری دین وشریعت کا نام ہے، اور اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ آج سے چودہ سو برس قبل ہزاروں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بھرے مجمع میں میدان عرفات کے اندر نویں ذوالحجہ کو بروز جمعہ عصر کے وقت اپنے اس مقدس دین کی تکمیل کا اعلان کروایا کہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا☆

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا

یعنی عقیدہ اور عمل سے متعلق دین اسلام کی تمام ضروری باتیں آج سے چودہ سو برس پہلے قرآن وحدیث کے اندر بیان کردی گئیں ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے نہایت عمدگی کے ساتھ دین کا ایک کامل نمونۂ عمل چھوڑا ہے، جس میں تاقیام قیامت کسی طرح بھی کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اس کے باوجود اگر کوئی بد عقل کچھ کمی بیشی کرتا ہے تو وہ بد دین اس بات کا مدعی ہے کہ یہ دین نامکمل اور ترمیم کا محتاج ہے، یا وہ دشمن رسول اس بات کا قائل ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دین کی ساری باتیں نہیں بتائیں ہیں "معاذ اللہ"۔

ناظرین کرام! یہ واقعہ اہل بصیرت کے نزدیک ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ احمد رضا بریلوی نے انگریز کی منشا کے مطابق مسلمانان ہند کو اسی دین کامل سے برگشتہ کرنے ہی کیلئے اپنی ذات کو زندگی بھر کے لئے وقف کررکھا تھا۔ اور اپنے خود ساختہ باطل دین ومذہب کے ذریعہ اسلام کا صاف شفاف چہرہ مسخ کرنے کے لئے قرآن وحدیث کے اندر تحریف وخیانت کرنے میں روافض اور قادیانیوں کو بھی ماند کردیا ہے۔

چنانچہ عقائد یعنی علم غیب، ہر جگہ حاضر وناظر اور مختار کل وغیرہ ہونا جو خدا کی صفات خاصہ ہیں ان کو انبیاء اور اولیاء کے لئے ثابت کرنے میں قرآن وحدیث کے اندر ایسی ایسی شرمناک تحریفیں کی ہیں کہ خدا کی پناہ!

اور اعمال یعنی مروجہ محفل میلاد وقیام میلاد، تیجہ، چالیسواں، عرس، جلوس گاگروچادر، قبروں پر اذان، اذان میں انگوٹھا چاٹنا، خطبۂ جمعہ کی اذان بیرون مسجد دینا، قبروں پر مجاور بننا، پختہ قبریں اور قبروں پر قبے بنانا، قبروں پر چادر اور پھول چڑھانا، بعد نماز جنازہ دعا کرنا، قبروں پر چراغاں کرنا وغیرہ کو فقہ حنفی کے خلاف بچکانہ اور لا یعنی تاویلات کے ذریعہ دین قرار دے کر اسلام اور فقہ اسلامی کا مذاق اڑایا ہے، حالانکہ اسلام میں ان باتوں کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے، لیکن رضاخانی مذہب میں یہ تمام مذکورہ چیزیں اصل سرمایۂ دین اور اسکا طرۂ امتیاز ہیں، جن پر مضبوطی کیساتھ کاربند رہنا ہر رضاخانی کے لئے نہایت ضروری ہے، جیسا کہ احمد رضا نے یہ وصیت کی ہے کہ:۔

میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ وصایا احمد رضا ص ۱۰

ناظرین کرام! اگر احمد رضا نے ایک طرف فرضی سنی حنفی بنکر محض اسلام دشمنی میں غیر دین کو دین قرار دیا تو دوسری طرف علماء اہل حق، فرزندانِ ولی اللہی، علم برادرانِ اسلام، پاسبانِ دینِ الٰہی یعنی علماء دیوبند کو کافر بنانے کے لئے ان کی طرف گندے سے گندے عقائد منسوب کرنے میں کوئی انسانیت سوز حرکت نہ چھوڑی اور ہزاروں آفتاب و ماہتاب علماء دیوبند میں سے ان چند مقتدر اور مقدس ہستیوں کا انتخاب کیا جو غیر منقسم ہندوستان کے اندر دین اسلام کی ترویج واشاعت اور عوام کی رشد وہدایت کے لئے ستون کی حیثیت رکھتی تھیں، مثلاً حضرت مولینا محمد اسمٰعیل شہیدؒ، امام ربانی حضرت مولینا رشید احمد گنگوہیؒ، حجۃ الاسلام حضرت مولینا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ، حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانویؒ، حضرت مولینا خلیل احمد صاحب انبیٹھویؒ کو خصوصیت کے ساتھ نشانہ بنایا اور جن باتوں کا دنیا کی کسی بھی کتاب میں نام ونشان نہیں مل سکتا ان باتوں کو ان مذکورہ حضرات کا عقیدہ قرار دیکر خود اپنے ایمان کو داؤ پر لگا دیا چنانچہ احمد رضا نے خدا کے بارے میں لکھا کہ :۔ ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا وغیرہ کوئی خباثت کوئی فضیحت اسکی شان کے خلاف نہیں۔ فتاویٰ رضویہ ص ۴۵ ج ۷ "معاذ اللہ" اسکا (خدا کا) جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے۔ حسام الحرمین ص: ۲۰ معاذ اللہ! اور آنحضور ﷺ کے بارے میں لکھا ہے کہ :۔ ابلیس کا علم نبی

ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ (حسام الحرمین ص۲۲) معاذ اللہ! غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے۔ (حسام الحرمین ص: ۲۸) معاذ اللہ!

ناظرین کرام! خدا اور رسول ﷺ کے بارے میں یہ سارے گندے اور کفری الفاظ اور جملے خود احمد رضا کے ہیں کوئی بھی رضا خانی قیامت تک ان حوالوں کو غلط ثابت نہیں کر سکتا اور نہ ہی علماء دیوبند کی کسی بھی کتاب میں دکھا سکتا ہے۔

کیا احمد رضا کی یہ ساری کارستانیاں غلو عقیدت یا کسی غلط فہمی کا نتیجہ کہی جا سکتی ہیں؟ نہیں اور ہر گز نہیں۔

ناظرین کرام! آج رضا خانی ٹولی حقیقت سے ناواقف عوام کو علمائے دیوبند سے متنفر کرنے اور احمد رضا کا فرضی بھرم قائم رکھنے کیلئے احمد رضا کے اسی پس خوردہ کو برابر حربے کے طور پر استعمال کرتی رہتی ہے، تاکہ عوام کسی طرح بھی صحیح دین سے آگاہ نہ ہو سکیں۔

چنانچہ ڈھائی سال قبل ۲۱ر جنوری بروز اتوار قصبہ گھوسی ضلع مئو میں ہونے والے روح پرور تبلیغی اجتماع کے بعد اسکے خلاف بشکل اشتہار اس ذلیل حرکت کا ایک ناکام سلسلہ شروع کر دیا گیا، اور پھر گالیوں سے بھرے جواب الجواب اشتہار کی بھر مار کر دی گئی، لیکن تھک ہار کر ایسی خاموشی اختیار کر لی گئی کہ گویا سانپ سونگھ گیا۔

اس موقعہ پر اہل حق کی طرف سے جو آٹھ جوابی اشتہارات شائع ہوئے تھے، انہیں اشتہارات نیز راقم الحروف کی ایک دوسری کتاب "زلزلہ قیامت" کے کچھ ضروری اور مفید مضامین پر مشتمل یہ کتاب بنام رنگیلے مفتی نرالے فتوے حصہ دوم اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے پڑھنے والوں کے لئے رضا خانیت کی حقیقت کو سمجھنے اور انکی گمراہی سے بچنے اور راقم الحروف کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد اسرائیل قاسمی

مدرسہ مرقاۃ العلوم۔ مئو

۷ر شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

۳۰/ جولائی ۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گھوسی میں تبلیغی اجتماع، اور ایوان رضا خانیت میں قیامت خیز بھونچال

وہی ہم ہیں کہ جب اٹھے علم توحید کا لے کر
یکا یک زلزلہ سا آ گیا ایوانِ "باطل" میں

ناظرین کرام! گھوسی میں ۲۱ جنوری ۲۰۰۷ء بروز اتوار ایک شاندار روح پرور تبلیغی اجتماع، کیا ہوا کہ ایوان رضا خانیت میں بھونچال آ گیا، اور اس کے گرو گھنٹالوں کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ لہٰذا عوام کا ذہن پھیرنے کے لئے راقم الحروف کی رضا خانیت کش کتابوں "نرالا مجدد" اور "رنگیلے مفتی نرالے فتوے" کو بہانہ بنا کر بشکل اشتہار ایک گالی نامہ شائع کیا گیا۔

ناظرین کرام! یہ قانون قدرت ہے کہ حق و باطل کی معرکہ آرائی مسلسل چلی آ رہی ہے، اور آئندہ بھی تسلسل کے ساتھ جاری رہے گی۔ اور یہ بھی نظامِ فطرت ہی ہے کہ اہل حق کے پاس ہمیشہ ناقابل تردید دلائل رہے ہیں، اور باطل پرست چونکہ قدرۃً دلائل سے تہی دست اور محروم ہی رہتا ہے۔ اور منجانب اللہ اس سے انسانیت و دیانت سلب کر لی جاتی ہے۔

اس لئے وہ ہٹ دھرم اور انتہائی بدزبان ہوا کرتا ہے۔

ناظرین کرام! راقم الحروف کی کتابوں میں احمد رضا کے باپ حضرت مولانا نقی علی خان صاحب کی کتابوں ''الکلام الاوضح'' اور ''سرور القلوب'' کے ٹھوس حوالہ جات سے جہاں احمد رضا کے گمراہ کن ترجمہ کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی گئیں ہیں اور یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ احمد رضا کا ترجمہ محرّف، گمراہ کن، مسلک حنفی اور اسلامی عقیدے کے سراسر خلاف اور محض قرآن کی تحریف ہے۔ وہاں احمد رضا کے باطل عقائد۔ علم غیب، حاضر ناظر اور مختار کل وغیرہ۔ کے پرخچے اڑا کر رکھ دیے گئے ہیں۔ ان باطل عقائد کو کوئی بھی رضا خانی گروگھنٹال اہلِ سنت کی معتبر کتابوں سے قیامت تک اسلامی عقائد ثابت نہیں کرسکتا۔ اب اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ یا تو مولانا نقی علی خان صاحب کو بھی وہابی اور گستاخِ رسول کہا جائے یا احمد رضا کے گمراہ کن ترجمہ، اور اس کے باطل دین ومذہب کو لات مار دیا جائے۔ جو رضا خانیوں کے لئے کسی زہر کے گھونٹ سے کم نہیں۔

لہٰذا رضا خانیوں کے لئے صرف یہی ایک صورت رہ گئی ہے کہ گندی سے گندی گالیاں بکیں اور عوام کو دھوکہ دینے کے لئے جھوٹ اور فریب سے بھرا اشتہار زیادہ سے زیادہ پھیلائیں جو کفار کا طریقہ رہا ہے کہ اہل حق کے خلاف جھوٹے پروپگنڈے کرتے اور حقیقت سے ناواقف لوگوں کو اہل حق کی باتیں سننے سے برابر روکتے تھے۔

ناظرین کرام! جو ذاتِ عالی عالم الغیب ہے اسی کے ساتھ علم غیب بھی خاص ہے، خدا کے علاوہ کسی کے بھی حق میں علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے ہی کو فقہاءِ اسلام نے کافر فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ اہل حق کا نہیں بلکہ اہل باطل کا عقیدہ ہے۔

کسی جہالت کے پتلے، نام نہاد علامہ کا یہ جاہلانہ فریب ہے کہ ہم نبی کو عالم الغیب نہیں مانتے بلکہ نبی کے لئے علم غیب مانتے ہیں۔ ناظرین کرام! نبی خدا کا وہ خاص بندہ ہوتا ہے جو وحی کے ذریعہ خدا کا پیغام اس کے بندوں تک پہونچاتا ہے۔ اور بلاشبہہ وہ ساری باتیں عالم غیب ہی سے تعلق رکھتی ہیں جب ہی تو وحی وغیرہ کے ذریعہ بتلانے کی ضرورت ہوئی، کیونکہ غیب جاننے والے کو بتانا ایک فعل عبث ہوگا، نیز آپ کو غیب کے جس قدر علوم عطا ہوئے وہ کسی بھی برگزیدہ رسول اور مقرب فرشتہ کو حاصل نہیں، پھر بھی تمام اولین وآخرین کے علوم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی نسبت نہیں۔ اسلام میں محض غیب کی خبریں بتانے والے کو نبی نہیں مانا گیا ہے۔ الہام وغیرہ کے ذریعہ تو اولیاء اللہ بھی بعض غیب کی خبریں بیان فرمادیتے ہیں۔ سفلی علوم

کے ماہرین، علم نجوم اور علمِ جفر میں مہارت رکھنے والے بھی غیب کی بعض باتیں بتا دیتے ہیں۔

اخبار اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ ہر روز کتنی غیب کی خبریں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ جاہل ہے وہ جو "نبی" کا ترجمہ "غیب کی خبریں بتانے والے" (ترجمہ احمد رضا) کرتا ہے یا وہ اسلام کا بدترین دشمن ہے جو دیدہ و دانستہ یہ ترجمہ کر کے (نبی) کی خصوصیت کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اور قرآن میں لفظ غیب کو دیکھ کر اپنی جاہلانہ تنگ بندیوں سے علم غیب کا باطل عقیدہ ثابت کر کے عوام کو جہنم رسید کر رہا ہے۔ اسلامی عقائد تو اہلسنت کے عقائد کی معتبر کتابوں سے ثابت کئے جاتے ہیں۔

ان مباحث میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں

ناظرین کرام! یہ بے بنیاد، جھوٹا اور پر فریب نعرہ تو ابلیس سو برس پہلے سے لگا رہا ہے کہ "حفظ الایمان" میں آنحضور ﷺ کے علم غیب کو معاذ اللہ تعالیٰ جانوروں اور پاگلوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حفظ الایمان کی ادھ کٹی عبارت میں تحریف کر کے یہ لکھنا کہ جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے (حسام

الحرمین ص:۲۱) العیاذ باللہ۔

یہ عبارت حفظ الایمان میں کہیں بھی نہیں ہے۔ یہ ملعون جملہ تو خود احمد رضا کا ہے اور بلا شبہہ اس ناپاک جملہ میں رسول کی کھلی ہوئی توہین ہے، اور رسول کی شان اقدس میں اس طرح لکھنے والے بدنصیب کے کفر میں کسی بھی مسلمان کو ذرہ برابر کوئی شک اور تردد نہیں ہے۔

جاہل بد عقل نے مجھے کافر جانا
کافر یہ سمجھتا ہے مسلماں ہوں میں

فتاویٰ رضویہ جلد اول، ص:۷۴۵ پر خدا تعالیٰ کے بارے میں یہ گندے الفاظ کہ معاذ اللہ۔

جس کا بہکنا، غافل ہونا، ظالم ہونا، حتی کہ مر جانا، ناچنا وغیرہ سب ممکن ہے۔

رضا خانیو! بتاؤ خدا کے بارے میں یہ گندے الفاظ احمد رضا کے علاوہ کسی اور نے لکھے ہیں؟ کیا اپنی گندگی پر پردہ ڈالنے کے لئے ان گندے الفاظ کو فریب کے ساتھ پیش کرنا کسی مسلمان اور شریف انسان کا کام ہو سکتا ہے؟

شعر

پہلے آپ اپنا دل آئینہ کیجیے
پھر کسی سے امید وفا کیجیے

حقیقت کا قاتل ''احمد رضا''

یہ پوچھے ہے ظالم! کہ قاتل ہے کون

ہاں! حقیقت کا قاتل ہے احمد رضا

ناظرین کرام! گھوسی میں ۲۱ جنوری ۲۰۰۷ء کو ہونے والے اجتماع کے بعد سے رضاخانیوں کی جانب سے اب اس وقت ایک دوسرا اشتہار بنام ''حقیقت کا قاتل کون'' شائع ہوا ہے، جس میں اس کے لکھنے والے نے اس اجتماع کو ناپاک اجتماع اور جماعت کے لوگوں کو ایمان کا لٹیرا لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنا مذہبی فرض ادا کرتے ہوئے اہل حق کو بھی برے الفاظ سے یاد کیا ہے، مگر یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ ہر دور میں دشمنانِ اسلام نے توحید وسنت کی سچی دعوت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے، اور اہل حق پر بہتان تراشیاں کی ہیں، حالانکہ اشتہار لکھنے والے کے ذمہ تو بغیر کسی مکر وفریب کے صحیح دلائل کے ساتھ صاف صاف یہ بتانا ہے کہ

احمد رضا کا ترجمہ اسلامی عقیدے اور فقہ حنفی کے خلاف نہیں ہے،

فتاویٰ رضویہ وغیرہ میں احمد رضا نے خدا کی شان میں گندے الفاظ نہیں لکھے ہیں

اور یہ جملہ کہ (جیسا علم رسول ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل بلکہ

ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے) ''معاذ اللہ'' احمد رضا نے رسول کے بارے میں نہیں لکھا ہے

اور لفظ نبی کا ترجمہ (غیب کی خبریں بتانے والے) کر کے نبی کی مقدس ذات کو مجروح نہیں کیا ہے۔

خدا کے علاوہ کسی کے حق میں علم غیب، حاضر ناظر اور مختار کل وغیرہ باطل عقائد کو فقہائے اسلام نے کفر نہیں لکھا ہے۔

لیکن ان مطالبات سے بچنے کے لئے مناظرہ قبول کرنے کی دعوت دی جارہی ہے بے چارے کو اب تک یہی نہیں معلوم کہ یہ تحریری سوال وجواب مناظرہ نہیں تو اور کیا ہے۔

یا یہ مصلحت ہے کہ تحریری سوال وجواب میں اپنا فرضی بھاؤ بنانے کے لئے اِدھر اُدھر جھوٹا جشن فتح منانے کا موقع نہیں ملے گا۔ نیز راقم الحروف سے درخواست کی ہے کہ ہمارے فلاں نام نہاد علامہ کے پاس آکر علم کی روشنی حاصل کرو۔ شاید اس اشتہار والے نے پگڑی اور لکڑی کو علم کی سند سمجھ لیا ہے یا عقیدۂ علم غیب وغیرہ کو معتبر کتابوں سے ثابت کرنے سے بچنے کے لئے علم منطق کے اصطلاحی لفظ ''حد تام'' کا وظیفہ جپنے کو علم کی دلیل سمجھا ہے۔

کیا خوب! قرآن وحدیث اور فقہ کا نام لیا ہے۔ جس کا دین دھرم احمد رضا کی بکواس ہو اس کو قرآن وحدیث اور فقہ سے کیا تعلق! اگر فقہ حنفی کو مانتے تو قبروں پر اذانیں ہوتیں؟ قبروں پر میلے لگتے؟ خطبہ کی اذان مسجد کے باہر ہوتی؟ عرس کے نام پر باپ، دادا کی قبریں تجارت کی منڈیاں بنتیں؟ قبروں پر قبے بنتے؟ اذان میں انگوٹھے چاٹے جاتے؟ اور اگر قرآن وحدیث پر ایمان ہوتا تو علمِ غیب، حاضر وناظر اور مختار کل وغیرہ باطل عقیدے ہوتے؟ درحقیقت انہیں گمراہیوں پر ہی تو پردہ ڈالنے کے لئے علماء حق کی عبارتوں میں تحریف وخیانت کر کے عوام کو بدظن کرنے کی مسلسل کوششیں جاری ہیں۔

ویسے تم گالیاں بکو، اور خوب بکو، اور جھوٹ فریب میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھو، کیونکہ جس مذہب کا بانی، بدزبانی اور بدکلامی میں امامت کا درجہ رکھتا ہو اور جھوٹ فریب، تحریف وخیانت، تلبیس وبددیانتی میں وقت کا مجدد ہو اس کے پیروکار انسانیت اور صداقت کہاں سے ادھار لائیں گے۔

حفظ الایمان میں تشبیہ تو درکنار تشبیہ کا شائبہ تک بھی نہیں ہے۔ تم اس جھوٹ کو احمد رضا کا بھرم قائم رکھنے کے لئے بے حیائی کے ساتھ جس قدر بھی دوہراتے رہو گے، احمد رضا کی طرح اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں

مزید اضافہ ہی کرتے جاؤ گے۔

وہ بیٹھے رہتے ہیں دیکھوں تو بت بنے کب تک
جو بے قرار نہ کردوں تو بے قرار نہیں

☆☆☆

رضا خانیوں کی حواس باختگی

ناظرین کرام! رضا خانی دین ومذہب، جس کا دین اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت وہ سرزمین بریلی کی پیداوار ہے اور اس کے پرستاروں کو شرافت وصداقت کا ہلکا سا سایہ بھی نصیب نہیں ہوا ہے۔ صرف جھوٹ اور فریب سے عوام کو دھوکے میں رکھنا، اس کا اصل سرمایۂ ایمان ہے۔ ہمیشہ خود فتنہ کی ابتداء کرنا اور جواب سے عاجز ہونے پر مغلظات بکنا اس مذہب کا پرانا شیوہ ہے۔

ناظرین کرام! پچھلے دو اشتہار میں اس جھوٹ کو دہرایا گیا ہے کہ ''حفظ الایمان'' میں معاذ اللہ! آنحضور ﷺ کے علم شریف کو جانوروں اور پاگلوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مگر اب تک ''حفظ الایمان'' کی عبارت پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوسکی۔ نیز ہماری طرف سے یہ بھی مطالبہ ہے کہ اگر تم سنی ہو تو علم غیب، حاضر وناظر اور مختار کل وغیرہ عقائد کو اہل سنت کے

عقائد کی معتبر کتابوں سے ثابت کرو، اور اگر حنفی ہو تو پھر فقہ حنفی سے اذانِ خطبہ کا مسجد سے باہر ہونا، قبروں پر اذان دینا، قبروں پر قبہ بنانا، اذان میں انگوٹھے چاٹنا، عرس کے نام پر قبروں پہ میلے لگانا، اور قوم سے دولت اینٹھنا وغیرہ ثابت کرو۔ نیز یہ بتاؤ کہ یہ عبارت (جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے) احمد رضا کی خود اپنی عبارت نہیں ہے؟ اور اس عبارت میں احمد رضا نے رسول کی توہین نہیں کی ہے؟ نیز فتاویٰ رضویہ جلد اول ص: ۷۴۵ پر یہ الفاظ

''جس کا (اللہ تعالیٰ) بہکنا، غافل ہونا، ظالم ہونا، حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے، کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی بے حیائی کا مرتکب ہونا، حتیٰ کہ مخنث کی طرح مفعول بننا اور کوئی خباثت، کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں'' معاذ اللہ تعالیٰ

احمد رضا نے خدا کے بارے میں یہ گندے الفاظ نہیں لکھے ہیں؟

ان تمام حقائق سے گریز کر کے صرف بدزبانی اور بے جا الزام تراشی سے کام چلانا سوائے اہل باطل کے اور کس کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ ایسے مذہب میں آنے کی دعوت کو تو وہ شخص قبول کر سکتا ہے جس کے دل وزبان گندے

اور نجس ہوں، ہاں! اگر تم میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے تو اصل باتوں کو بشکل اشتہار لاؤ؟

☆☆☆

رضا خانیوں کا اسلامی عقائد سے انحراف
اور حدیث وفقہ کے ساتھ کھلی بددیانتی

بے وجہ خفا ہوتے ہو باتوں سے ہماری
ہم کیا کہے ہیں جو تمہیں دنیا نہ کہے ہے

ناظرین کرام! رضا خانی اشتہار ''حقیقت کا قاتل کون'' کے جواب میں اہل حق کی طرف سے بنام ''حقیقت کا قاتل احمد رضا'' اشتہار کے ذریعہ دنداں شکن جواب دیا جا چکا ہے۔ اب اس کے جواب میں دو اشتہارات سامنے آئے ہیں۔ پہلے اشتہار میں زیر بحث تمام باتوں کو چھوڑ کر صرف گالیوں سے اپنی جان چھڑانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اس کا بھی جواب بنام ''رضا خانیوں کی حواس باختگی'' دیدیا گیا ہے اور اب تک ہمارے تمام مطالبات بدستور باقی ہیں، وہ یہ کہ احمد رضا کا ترجمہ اسلامی عقیدے اور فقہ حنفی کے خلاف ہے۔ علم غیب، حاضر وناظر اور مختار کل وغیرہ عقائد کو اہل

سنت کے عقائد کی کتابوں سے ثابت کرو۔ احمد رضا نے فتاویٰ رضویہ میں
پچاسوں گھناؤنے الفاظ لکھ کر خدا تعالیٰ کی شان میں انتہائی شرمناک گستاخی
کی ہے۔ اور یہ لکھ کر کہ ''جیسا علم رسول ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچہ، ہر پاگل،
بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے''۔ (حسام الحرمین) معاذ اللہ
احمد رضا نے رسول ﷺ کی سخت توہین کی ہے۔ نیز قبروں پر اذان
دینا، قبروں پر قبے بنانا، قبروں پر میلے لگانا اور قبروں پر گا کر چادر، بکرا اور
مرغا چڑھانا، اذان خطبہ بیرون مسجد دینا اور اذان میں انگوٹھے چاٹنا وغیرہ
فقہ حنفی سے ثابت کرو۔ ہاں! اس دوسرے اشتہار میں مذکورہ تمام مطالبات
میں سے صرف آخر کی دو باتوں کو لیا ہے۔ اور وہ بھی صرف عوام کو دھوکہ
دینے کی خاطر، ان دونوں بے بنیاد باتوں کو غلط طور پر ثابت کرتے ہوئے
حدیث اور فقہ کی عبارتوں کو پیش کرنے میں انتہائی فریب اور نہایت
شرمناک بددیانتی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں مسجد کے
دروازہ پر ہونے کا ذکر تو اس اذان کے بارے میں ہے جو آنحضور ﷺ کے
زمانہ مقدسہ سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ، اور
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت تک ہوتی تھی۔ اور اس
وقت تک صرف ایک ہی اذان تھی۔ یہاں تو گفتگو صرف اس اذان میں

ہے۔ جبکہ جمعہ کے لئے ایک اور اذان کا اضافہ ہوا، اور ہزاروں صحابۂ کرام
رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ مبارکہ
سے لے کر احمد رضا سے پہلے تک ساری اسلامی دنیا میں۔ جو خطبۂ جمعہ کے
لئے مسجد کے اندر ممبر کے قریب ہوتی چلی آرہی ہے۔ تمہیں تو فقہ حنفی سے
خطبۂ جمعہ کے لئے مسجد کے اندر ہونے والی اذان کو مکروہ ثابت کرنا ہے۔

فقہاء اسلام نے تو اعلان عام کے لئے پنجوقتہ ہونے والی اذان کو اس
صورت میں مسجد کے اندر مکروہ لکھا ہے جبکہ اذان کا مقصد حاصل نہ ہو۔ آج
لاؤڈ اسپیکر سے مسجد کے اندر جو اذان ہوتی ہے کیا یہ بھی مکروہ ہے؟ اشتہار
والے نے یہاں پر بہت بڑی شرمناک اور انتہائی خطرناک ایک مزید
حرکت یہ بھی کی ہے، وہ یہ کہ ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم اور امت کے عمل
واجماع سے تواتر کے ساتھ اب تک جو طریقہ مسلسل چلا آرہا ہے اس کو
رواج اور غلط کہہ کر اجماع اور تواتر کی سخت تحقیر کی ہے جو بلا شبہ کفر
ہے۔ لیکن اس فرقہ سے کیا شکوہ جس کے مذہب کی بنیاد ہی شرک وکفر پر
قائم ہے۔ رہی اذان میں انگوٹھا چاٹنے والی حدیث تو اس کو محدثین نے
موضوع اور جعلی قرار دیا ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اذان میں
انگوٹھا چومنا اور اس پر آپ ﷺ کا اپنی شفاعت کی خوشخبری دینا۔ اگر اس

کی کچھ حقیقت ہوتی تو پھر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر عمل ہوتا۔ اور اس سلسلہ میں سیکڑوں معتبر حدیثیں ہوتیں۔ اور فقہ کی تمام کتابوں میں اس کو بیان کیا جاتا۔

زمانے میں ایسا وہ رسوا ہوا
کوئی بھی جسے پوچھتا ہی نہیں

نیز اگر کوئی مرد ہے تو حفظ الایمان کی عبارت پیش کر کے احمد رضا کی بددیانتی کا شاندار تماشہ دیکھے۔

سنا ہے تم کو ہم سے بے وفائی کی شکایت ہے
ذرا آنکھیں ملاؤ ہم سے، منہ پھیرو، ادھر دیکھو

☆☆☆

رضا خانیوں کا دین سے کھلواڑ اور عوام پر ان کا ظلم

گہر جو دل میں نہاں ہے خدا ہی دے تو ملے
اسی کے پاس ہے مفتاح اس خزانے کی

ناظرین کرام! خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بار بار پُر زور مطالبہ کرنے اور غیرت دلانے پر محض عوام میں کسی طرح اپنا بھرم قائم رکھنے کے لئے اب رضا خانی سورماؤں نے اپنے باطل عقائد اور بدعات وخرافات کے جواز وثبوت میں کچھ خود ساختہ دلائل پیش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، اور بے چینی کا یہ عالم ہے کہ طلبہ وغیرہ کا نام دے کر بیک وقت کئی اشتہار چسپاں کرا رہے ہیں مثلاً (١) ''چیلنج مناظرہ سے ایوان دیابنہ میں زلزلہ'' (٢) ''کیا لکھا اور کیوں لکھا'' (٣) ''اندھے نجدی! جواب حاضر ہے'' وغیرہ۔

ناظرین کرام! صرف قرآن ہی کی یہ خصوصیت اور وہی خدا کی ایک ایسی مقدس کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف محفوظ اور یقیناً بے داغ ہے، کتب احادیث میں جہاں صحیح، معتبر اور قابل عمل بے شمار حدیثیں موجود ہیں وہاں بہت سی ایسی بھی حدیثیں ہیں جن کو محدثین نے نا قابل عمل، کمزور، موضوع اور جعلی قرار دے کر ترک کر دیا ہے، اسی طرح کتب

تفاسیر میں بھی کمزور اور غیر معتبر اقوال موجود ہیں، اور اسی طرح کتب فقہ
میں بھی مرجوح اور قابل ترک مسائل ملیں گے، اور اسی طرح بزرگوں کی
کتابوں میں بھی غیر معتبر باتیں پائی جاتی ہیں، احمد رضا کے باپ حضرت
مولانا نقی علی خاں صاحب فرماتے ہیں کہ کتابوں میں جو باتیں صحیح ہیں
صرف وہی لی جائیں گی اور خلاف شرع باتوں کو چھوڑ دیا جائے گا اور
بزرگوں سے عقیدت رکھتے ہوئے ان کی باتوں کی تاویل کی جائے گی نہ کہ
ان پر عمل کیا جائے گا، اور ہمیشہ سے اہل حق کا یہی طریقہ چلا آرہا ہے۔

انگریز کی منشاء کے مطابق اس کی سرپرستی میں بریلی میں بیٹھ کر اسلام
کے خلاف جو دین و مذہب ایجاد ہوا ہے وہ قیامت تک مردود ہی رہے گا،
آج انہی غیر معتبر باتوں کو چن چن کر عوام کو دھوکہ دیا جارہا ہے کہ فلاں
کتاب میں یہ لکھا ہے اور فلاں عالم نے یہ فرمایا ہے بے چارے عوام کو کیا
خبر کہ کتابوں میں علماء اسلام کسی تفسیر یا حدیث یا کسی مسئلہ کو نقل کر کے اس
کی تائید کررہے ہیں یا تردید۔ اور بریلوی علماء فرضی عشق رسول ﷺ کا
جھانسا دے کر کیا بتارہے ہیں اگر وہ اس حقیقت کو سمجھتے تو پھر انھیں اپنا پیشوا ہی
کیوں مانتے؟ لیکن قیامت میں کسی کا کوئی عذر نہ سنا جائے گا۔

ناظرین کرام! آنحضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے اعتقادی اور عملی طور پر

مکمل دین مسلسل چلا آرہا ہے اور آپ ﷺ نے "ما انا علیه و اصحابی"
فرما کر ایک ٹھوس ضابطہ بیان فرمادیا ہے کہ صرف وہی جماعت حق پر ہوگی
جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقۂ زندگی کے مطابق عمل پیرا ہوگی انبیاء علیہم
السلام اور اولیائے کرام علیہم الرحمۃ پر ایمان اور ان سے عقیدت، ایمان کی بنیاد اور
علامت ہے، اگر ان کی قبروں پر قبے بنانا اور عرس کا پرفریب عنوان دے کر دولت
کمانے کے لئے اصلی اور فرضی بزرگوں کی قبروں پر میلے لگانا اسلام میں عظمت
اور ثواب کی کوئی چیز ہوتی تو پھر ایک مسلمان کے دفن کے سلسلے میں اس کی قبر کی
اونچائی تک کی حد متعین کرنے کے ساتھ ساتھ قبوں کو بھی بیان کیا جاتا کہ
بزرگوں کے قبوں کا رقبہ یہ ہوگا اور اس کی چھت کی اونچائی اتنی ہوگی وغیرہ، صحابہ
سے بڑھ کر کون بزرگ خدا اور رسول کا پیارا ہوسکتا ہے، آپ ﷺ نے جن صحابہؓ
کی خود نماز جنازہ پڑھائی اور دفن میں شریک رہے ان کی قسمت کا کیا پوچھنا کم از
کم انہیں کی قبروں پر قبے بنتے اور اذان ہوتی، یا کیا آپ ﷺ نے قبروں کے
بارے میں مکمل تعلیم نہیں فرمائی؟ "معاذ اللہ" ہاں یہ بات یاد رہے کہ دین کے
لئے نئے جائز طریقے اور وسائل اختیار کرنا اسلام میں منع نہیں ہے البتہ دین میں
ثواب سمجھ کر کوئی بھی نیا کام کرنا یقیناً مردود ہے۔

ناظرین کرام! صدہا برس پہلے سے اہل حق کے نزدیک یہ حقیقت طے شدہ

ہے کہ عقائد کے لئے کیسے دلائل ہونے چاہئیں اور کن کتابوں سے پیش کئے
جائیں گے اور مسائل کن کتابوں سے، آج قرآن وحدیث اور فقہ سے اپنے طور
پر نئے عقائد اور اعمال ثابت نہیں کئے جائیں گے بلکہ ثابت شدہ عقائد واعمال کو
معتبر کتابوں سے ٹھوس حوالہ جات کے ساتھ پیش کئے جائیں گے۔

دین خدا کا قانون ہوتا ہے انبیاء ورسول ہدایت خداوندی کے مطابق ہی خدا
کے بندوں کو تعلیم فرماتے اور ان کی آخرت سنوارتے ہیں۔ دین اسلام چودہ سو
برس پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے، عقیدے وعمل سے متعلق ہر ضروری بات شروع ہی
سے جچی تلی چلی آرہی ہے، یہ منطق اور فلسفہ نہیں ہے کہ جس کا جو جی چاہے اپنا
عقلی گھوڑا دوڑاتا پھرے احمد رضا کی طرح، غلام احمد قادیانی نے بھی انگریز کی
حمایت کی ٹھیکہ داری میں اپنے طور پر قرآن وحدیث ہی سے اپنی نبوت ثابت کی
تھی۔

علم غیب، ہر جگہ حاضر وناظر اور مختار کل ہونا وغیرہ باطل عقائد کے ثبوت
میں فرضی دلائل پیش کرنے والوں کو کچھ شرم نہیں آتی؟ اور کیا ان کا دل ذرہ برابر
بھی انہیں ملامت نہیں کرتا؟ کہ اگر یہ اسلامی عقیدے ہوتے تو فقہاء اسلام ان کو
کفر وشرک کیوں لکھتے اسی طرح عرس کی موجودہ شکل، مروجہ تیجہ فاتحہ، قبروں پر قبہ
بنانا، گاگر، چادر اور بکرا، مرغا چڑھانا، صاحب مزار سے مرادیں مانگنا، قبروں پر

اذان دینا، انگوٹھے چاٹنا وغیرہ اگر سنت اور ثواب کے کام ہوتے تو فقہاء اسلام
انہیں بدعت، ناجائز اور حرام کیوں لکھتے، کیا پر فریب دلائل سے عوام کو دھوکہ دینے
والے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ خدا کو بھی دھوکہ دے لیں گے؟

کتابوں میں کچھ بات ایسی بھی ہے کوئی معتبر مانتا ہی نہیں
شریعت میں جو بات ہے معتبر اسے بدعتی مانتا ہی نہیں

درحقیقت رضاخانیت نام ہی ہے قرآن وحدیث اور فقہ میں تحریف
وخیانت کے ذریعہ اسلام کا حلیہ بگاڑنے اور اپنی خودساختہ کفری اور توہین
آمیز عبارتوں کو زبردستی اہل حق کے سر تھوپنے کا، یہی وجہ ہے کہ اب تک یہ
نہ بتا سکے کہ احمد رضا کا ترجمہ اسلامی عقیدے اور فقہ حنفی کے خلاف نہیں
ہے، فتاویٰ رضویہ میں احمد رضا نے خدا کی شان میں گندے اور پھوہڑ
الفاظ نہیں لکھے ہیں اور یہ لکھ کر کہ "جیسا علم رسول ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچہ
اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے" کیا احمد رضا نے خود
رسول کی توہین نہیں کی ہے،؟

اور نہ ہی حفظ الایمان کی عبارت ہی دیانت داری کے ساتھ پیش کرسکے،
صرف گندی گالیوں سے اپنے دلِ ماؤف کی خوب بھڑاس نکال رہے ہیں
حالانکہ یہ تو ساری دنیا جانتی ہے کہ جو گالیاں نہ بکے وہ رضاخانی ہی کیسا۔

رضا خانیت کے ٹھیکہ داروں کی ہٹ دھرمی

اگر بڑھتا رہا یونہی یہ سودائے ستم گاری
تم ہی رسوا سرِ بازار ہو گے ہم نہیں ہوں گے

ناظرین کرام! آج سے دو ماہ قبل گھوسی میں جو تبلیغی روح پرور اجتماع ہوا تھا اس کے بعد سے رضا خانیوں نے اپنی بے چینی کو دور کرنے اور عوام کا ذہن پھیرنے کے لئے گالی گلوج سے بھرے اشتہار کی ابتدا کی، اور خود ہی فتاویٰ رضویہ اور حفظ الایمان سے اس کی شروعات کی اور راقم الحروف کی رضا خانیت کش کتابوں ''نرالا مجدد اور رنگیلے مفتی نرالے فتوے'' کو نشانہ بنایا تھا جن میں احمد رضا کے باپ حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب کی کتابوں سے یہ ثابت کیا گیا کہ احمد رضا کا ترجمہ غلط اور محرَّف ہے، اسلامی عقیدے اور فقہ حنفی کے خلاف ہے اور یہ کہ خدا کے علاوہ کسی کے لئے علم غیب، ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اور مختار کل ہونا وغیرہ ماننا یہ سب عقائد باطلہ ہیں۔ اور خود مولانا نقی علی خاں صاحب کے عقیدے کے خلاف ہیں۔ لہٰذا رضا خانی اشتہار کے جواب میں اہل حق کی طرف سے بذریعہ اشتہار فوراً یہ مطالبہ کیا گیا کہ اگر تم فرضی سنی نہیں ہو تو پھر اپنے عقائد باطلہ کو اہلسنت والجماعت کی معتبر کتب عقائد سے ثابت کرو اور یہ کہ اگر تم فرضی حنفی نہیں ہو تو پھر عرس

کے بہانے عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنا، قبروں پر میلہ لگانا، قبروں پر قبہ بنانا، قبروں پر اذان دینا، قبروں پر مرغا، بکرا، چادر اور گاگر اور گگریا چڑھانا، صاحب مزار سے مرادیں مانگنا، اذان میں انگوٹھے چاٹنا وغیرہ کا فقہ حنفی سے سنت اور کارِ ثواب ہونا ثابت کرو۔ امام کے سامنے منبر کے قریب اندرون مسجد اذان خطبہ کا غلط ہونا فقہ حنفی سے دکھلاؤ۔ احمد رضا نے فتاویٰ رضویہ کے اندر خدا کی ذات اقدس میں گندے اور پھوہڑ الفاظ کیوں لکھے ہیں؟ اور یہ جملہ لکھ کر ''کہ جیسا علم رسول ﷺ کو ہے، ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے'' معاذ اللہ! احمد رضا نے خود رسول ﷺ کی توہین کیوں کی ہے؟ دیانت داری کے ساتھ حفظ الایمان کی عبارت پیش کر کے توہین دکھلاؤ؟ مگر رضا خانیت کے ٹھیکیداروں کو اب تک سانپ سونگھے ہوئے ہے۔ اور کسی بھی بات کا صحیح جواب نہ دے کر گالیوں اور غیر متعلق باتوں کے ذریعہ مسلسل راہِ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں۔

البتہ اہلِ حق کی طرف سے تیسرے اشتہار بنام ''رضا خانیوں کا حواس باختگی'' کے ذریعہ اصل باتوں کے صحیح جواب کا مطالبہ کیا گیا تو حواس باختگی میں اور اضافہ ہو گیا۔ اور اس کے جواب میں اس طرح چار

اشتہارات شائع کیے گئے: (۱) کیا لکھا اور کیوں لکھا؟ قسط اول۔ (۲) چیلنج
مناظرہ سے ایوان دیابنہ میں زلزلہ۔ (۳) اندھے نجدی! جواب حاضر
ہے۔ (۴) کیا لکھا اور کیوں لکھا؟ قسط دوم۔
لیکن ان تمام جوابات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف عوام
کو دھوکہ دینا ہے کہ ہمارے پاس بھی دلائل ہیں۔
اہل حق کی طرف سے (۱) کا جواب بنام " رضاخانیوں کا اسلامی
عقائد سے انحراف اور حدیث وفقہ کے ساتھ کھلی بددیانتی" اور نمبر (۲،۳،۴)
کا جواب بنام "رضاخانیوں کا دین سے کھلواڑ اور عوام پر ان کا ظلم" دیا
جاچکا ہے۔ اور ہمارے یہ دونوں اشتہار اب تک لاجواب ہیں۔ اس
چوتھے اشتہار میں انگوٹھا چاٹنے سے متعلق اشتہار والا لکھتا ہے کہ [پہلی قسط
میں ہم نے حضرت سید احمد طحطاوی کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع کو ذکر کیا تھا کہ انھوں نے انگوٹھا چوم کر آنکھوں
سے لگایا ہے۔ اس کو اسرائیلیوں (اہل حق) نے جعلی قرار دیا ہے۔ حدیث
مرفوع کو جعلی قرار دینا حدیث کی کھلی ہوئی مخالفت ہے۔]
یعنی اشتہار والے کے نزدیک یہ حدیث مرفوع ہے اور اس کی مخالفت
کرنے والا، اسرائیلی ہے۔ اب احمد رضا کی سنئے! وہ لکھتے ہیں کہ [اذان

میں وقتِ استماعِ نامِ پاکِ لولاک ﷺ انگوٹھوں کے ناخن چومنا آنکھوں
پر رکھنا، کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں۔ یہ جو کچھ اس میں روایت کیا
جاتا ہے کلام سے خالی نہیں۔] (ابرالمقال ص: ۲۸، ۲۹)
شاید اشتہار والا یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس حدیث مرفوع کی مخالفت
کر کے احمد رضا نے اپنے بہت ہی گہرے اور انتہائی خطرناک اسرائیلی
ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔

"لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا"

احمد رضا کی بیجا حمایت سے آخر تم کو کیا ملا، یہی نا!

جسے زخم دل تم دکھانے گئے ☆ وہی ہاتھ میں لے کے پتھر اٹھا

شروع سے حضرت فاروق ؓ کے زمانے تک جمعہ کے لئے ایک اذان
تھی۔ حضرت عثمان غنی ؓ کے زمانے سے ایک اور اذان کا اضافہ ہوا۔ اور
دوسری اذان اندرون مسجد ہونے لگی، یہ احمد رضا کو بھی تسلیم ہے۔ اس میں
حضرت عثمان غنی ؓ پر افتراء اور گستاخی کا کیا مطلب؟ کیا اشتہار والا یہ بتانا
چاہتا ہے کہ احمد رضا بھی حضرت عثمان غنی ؓ کی شان میں گستاخی کر کے
رافضی ہو گیا تھا؟ واہ رے حواس باختگی! کہ دیوبندیوں کو گالیاں دیتے
دیتے احمد رضا کو بھی اسرائیلی اور رافضی قرار دے کر حقیقت کا اعتراف

کر ہی لیا ہے۔

شعر

ذرا دیکھ آئینہ میری وفا کا کہ تو کیسا تھا؟ اب کیسا لگے ہے

☆☆☆

اسلامی عقائد اور احمد رضا کا باطل دین و مذہب

آخر تو لائیں گے کوئی آفت فغاں سے ہم
حجت تمام کرتے ہیں آج آسمان سے ہم

ناظرین کرام! رضاخانی اشتہار بنام [اندھے نجدی! جواب حاضر ہے] کا جواب اس سے قبل اجمالی طور پر دیا جاچکا ہے لیکن بعض باتوں کا کچھ تفصیلی جائزہ لے لینا بہت ضروری ہے۔

ناظرین کرام! اس سلسلے میں ایک بنیادی اور نہایت اہم بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اسلام میں جس طرح عقائد سے متعلق محکم اور صریح آیات اور متواتر احادیث سے ثابت شدہ اسلامی عقیدے ٹھوس دلائل کے ساتھ اہل سنت کی معتبر کتبِ عقائد و فتاویٰ میں واضح طور پر موجود ہیں، اسی طرح عمل سے متعلق بھی قرآن و حدیث سے مستنبط سارے ضروری

مسائل کتبِ فقہ حنفی میں تفصیل کے ساتھ مکمل طور پر محفوظ ہیں۔

لہٰذا آج براہ راست قرآن و حدیث، کتب تفسیر اور اقوال علماء سے اپنے طور پر کوئی نیا عقیدہ و عمل ثابت کرنے کا امت میں کسی کو بھی حق نہیں ہے۔ بلکہ ہر طے شدہ عقیدہ و عمل کو کتب عقائد و فقہ سے ٹھوس حوالہ جات کے ساتھ یوں پیش کیا جائے گا کہ یہ اسلامی عقیدہ یا یہ فقہی مسئلہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کی فلاں کتاب یا فقہ حنفی کی فلاں کتاب میں اس طرح موجود ہے۔

ناظرین کرام! علمِ غیب، حاضر و ناظر اور مختار کل وغیرہ ہونا صرف خدا کے لئے خاص ہیں۔ خدا کے علاوہ کسی بھی بزرگ ہستی کے بارے میں ایسے عقائد رکھنا کھلا ہوا کفر ہے۔ لہٰذا ہم یہاں صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کرتے ہیں۔ چنانچہ ملا علی القاری الحنفی فرماتے ہیں کہ "ذکر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبى عليه السلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالىٰ: قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ" (شرح فقہ اکبر ص:۱۸۵) (ترجمہ) حضرات فقہائے احناف نے صراحت کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی ہے جو آنحضرت ﷺ کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھتا ہو۔ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے

اس ارشاد کے سراسر خلاف ہے کہ: آپ فرما دیجئے کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے کوئی بھی غیب نہیں جانتا، ہاں صرف اللہ تعالیٰ ہی غیب کا علم رکھتا ہے۔

لیکن اس کے باوجود اشتہار والا رضاخانی کتب عقائد و فتاویٰ کو نظر انداز کر کے بے حیائی اور بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پُرفریب طور پر تفسیر کا سہارا لے رہا ہے۔ اور تمہید ہی سے فریب شروع کر دیا۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ ''ہم سے عقائد کے سلسلے میں مختلف فیہ مسائل کو فقہ حنفی سے پیش کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا'' (حالانکہ مطالبہ تو عقائد کو کتب عقائد سے پیش کرنے کا کیا گیا ہے۔) اور جھوٹا فریبی رضاخانی کہتا ہے کہ ''فقہ حنفی کی کتابوں سے پیش کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا'' پھر یہ دین و دیانت کا دشمن فریبی رضاخانی ''عقائد کو مختلف فیہ مسائل لکھ رہا ہے'' حالانکہ عقائد میں اہل حق کا آپس میں کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا ہے۔ اختلاف تو فقہی مسائل اور فروعات میں ہوتا ہے جیسا کہ احناف، شوافع، موالک اور حنابلہ کے درمیان سیکڑوں مسائل میں اختلاف موجود ہے۔ اس کے باوجود یہ سب کے سب اہل حق اور اہل سنت والجماعت میں سے ہیں اسلامی عقائد سے اختلاف تو باطل اور گمراہ فرقوں نے کیا ہے جس کی وجہ سے وہ اہل سنت

والجماعت سے خارج اور کلھم فی النار کا مصداق ہیں۔ عقیدۂ علم غیب اور حاضر و ناظر وغیرہ کے سلسلے میں دیوبندی و بریلوی عنوان سے اختلاف حقیقت میں اسلام سے بریلویت کا اختلاف ہے۔ جبھی تو فریبی رضاخانی اپنے باطل عقائد کو کتب عقائد سے پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اور تفسیر کی کتاب جلالین شریف سے اپنی عوام کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ ''جلالین شریف میں حضرت علامہ جلالین سیوطی رحمہ آیت کریمہ: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا'' (ترجمہ) تم کو سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ای من الاحکام و الغیب یعنی احکام اور علم غیب، مدارک شریف میں ہے کہ ''من امور الدین والشرائع او من خفیات الامور و ضمائر القلوب'' (ترجمہ) دین اور شریعت کے امور سکھائے اور چھپی ہوئی باتیں اور دلوں کے راز بتائے۔

اشتہار والے نے اپنے باطل عقیدہ علم غیب کے ثبوت میں جلالین شریف کی یہ عبارت ترجمہ کے ساتھ پیش کی جس کو ہم نے بھی بعینہ نقل کر دیا ہے۔

ناظرین کرام! منافقین کی ایک گہری اور ناپاک سازش کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر منکشف فرمائی، اسی سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی

ہے۔یہی نہیں بلکہ پورا قرآن ہی شرعی احکامات، گذشتہ واقعات اور مخفی حالات سے مطلع کرنے کے لئے ہی نازل ہوا ہے۔مگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر کسی بھی زمانہ میں اہل حق نے اس سے خدا کے علاوہ کسی کے لئے علم غیب کا عقیدہ نہیں سمجھا ہے۔یہ تو انگریزوں نے اپنے نمک خواروں سے کرایا ہے اور جب سے ''الامن والعلی'' ''الکلمۃ العلیاء'' ''انباء المصطفی'' ''سلطنت مصطفی'' ''جاء الحق'' اور مقیاس حنفیت'' وغیرہ جیسی گمراہ کن کتابیں لکھی گئی ہیں۔ رضاخانیوں نے قرآن وحدیث کو کھلواڑ بنالیا ہے۔

فی الحال ایک آیت ہم بھی پیش کرتے ہیں ارشاد خداوندی ہے:
وَعُلِّمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ ۔(ترجمہ)تم کو ان باتوں کا علم دیا گیا جو تم نہیں جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت کے مخاطب یہودی ہیں اور بعض کے نزدیک مسلمان ہیں،تو کیا آپ کے زمانہ میں جتنے یہودی یا مسلمان تھے ان کے لئے علم غیب مانا جائے؟

اسی طرح اشتہار والا اپنے باطل عقیدہ یعنی حضور ﷺ کے ہر جگہ موجود اور حاضر وناظر ہونے کے سلسلے میں لکھتا ہے کہ ''حضور کے حاضر

وناظر ہونے کے سلسلے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ [وے علیہ السلام براحوال امت مطلع است وبرمقربان وخاصان درگاہ خود مفیض وحاضر وناظر است] (ترجمہ) حضور ﷺ امت کے حالات واعمال پر مطلع ہیں اور حاضرین بارگاہ کو فیض پہونچانے والے اور حاضر وناظر ہیں'' (مجمع البرکات)

ناظرین کرام! یہ تو ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ آپ روضۂ اقدس کے اندر آرام فرما حاضر اور موجود ہیں اور فرشتوں کے ذریعہ امت کے احوال واعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں۔اور آپ کو مکمل طور پر اطلاع بھی ہوتی ہے۔اور جو خوش نصیب ہیں، وہ وہاں پہونچ کر آپ کے خصوصی فیضان رحمت سے مالا مال بھی ہوتے ہیں، ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ پورے عالم میں آپ کا فیض عام جاری ہے۔آج دنیا میں جہاں جہاں بھی اسلام ہے، آپ ہی کا فیضان ہے۔لیکن ابوجہل وابولہب جیسے بدنصیب تو آپ کی حیات طیبہ میں بھی محروم ہی رہے، اور آج بھی ایسے بدنصیب موجود ہیں کہ وہاں پہونچ کر بھی خانۂ کعبہ اور مسجد نبوی میں جماعت کی نماز سے محرومی ہی ان کا مقدر ہے۔ ہر شخص جہاں ہوتا ہے وہاں موجود اور حاضر وناظر رہتا ہے۔آدمی اپنے گھر ہے، موجود اور حاضر وناظر ہے، وطن سے باہر

جس شہر اور ملک میں گیا وہاں موجود اور حاضر وناظر ہے، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کی منقولہ عبارت کا آنحضور ﷺ کے ہر جگہ موجود اور حاضر وناظر ہونے کے باطل عقیدہ سے کیا تعلق جبکہ علامہ ابن نجیم حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ :"قال علماء نا من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر "(بحرالرائق ج:۵،ص:۱۲۴)(ترجمہ) ہمارے حضرات علماء احناف نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور وہ جانتی ہیں تو ایسا شخص کافر ہے۔

ناظرین کرام! دیکھا آپ نے احمد رضا کے باطل دین ومذہب کے لئے قرآن وحدیث اور بزرگان دین کی عبارتوں میں کیسی تحریف وخیانت سے کام لیا جارہا ہے، تو پھر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے علماء دیوبند کی کتابوں میں دجل وفریب کی جتنی بھی ذلیل حرکتیں کی جارہی ہیں، وہ سب رضاخانیوں کے خاص ہنر ہیں۔ اپنے باطل عقائد کو اہلِ سنت والجماعت کی کتب عقائد سے تو ثابت کر نہیں سکتے، اس لئے اپنی جان چھڑانے کے لئے غیر متعلق باتیں پیش کر کے شور مچاتے ہیں کہ ہم نے اتنے (لایعنی) سوالات کئے اور کسی کا جواب نہیں ملا، جیسا کہ (کیا لکھا اور کیوں لکھا؟ قسط نمبر ۳) میں اشتہار والا پر فریب طور پر اخیر میں یہ لکھتا ہے کہ" چلتے چلتے ایک

اور بات سن لو! کہ جو تم نے اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر کے کفریہ عبارت پیش کی ہے، اس کی فوٹو کاپی علی رؤس الاشتہار (اشتہار میں اسی طرح لکھا ہے) شائع کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو ہم یہیں سے جشن فتح منانا شروع کر دیں گے۔ یعنی اشتہار والا یہ چاہتا ہے کہ احمد رضا نے فتاویٰ رضویہ میں اللہ تعالیٰ کو جو پچاسوں سڑی سڑی گالیاں دی ہیں اس کی مکمل فوٹو کاپی کرا کے ہم احمد رضا کو عوام میں خوب اچھی طرح ننگا کریں۔ اور اگر اس کی فوٹو کاپی سے احمد رضا کا اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے میں حق بجانب ہونا ثابت ہوتا ہے تو پھر اس نیک کام کی توفیق تم سے کیوں سلب کر لی گئی ہے؟ رہا عوام کو دھوکہ دینے کے لئے جھوٹا جشن فتح منانا تو یہ تو شرمناک شکست کے بعد رضاخانیوں کا مذہبی شعار ہے۔

سنبھل کے رکھیو قدم دشتِ خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

☆☆☆

حفظ الایمان کی بے غبار عبارت اور احمد رضا کی بدترین تلبیس وخیانت

ہے روشن آفتاب ذرہ بغیر پردہ بلا وسیلہ
وہاں لگائی ہے آنکھ دل نے جہاں مجال نظر نہیں ہے

ناظرین کرام! احمد رضا بریلوی نے قرآن وحدیث میں کھلی تحریف وخیانت کر کے اپنے ایجاد کردہ باطل دین ومذہب کو زیر بحث آنے سے کسی بھی طرح بچانے اور اس کو دین سے ناواقف مسلمانوں کے دل ودماغ میں زبردستی راسخ کرنے اور بیٹھانے کے لئے شدت کے ساتھ یہ ضرورت محسوس کی کہ اس فریب کو پردہ میں رکھتے ہوئے عوام کو اہل حق سے بدظن کرنا اور ان سے دور رکھنا نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں نہایت بے دردی سے دین ودیانت کا خون کرنا اپنا مقصد زندگی قرار دیا اور سوچی سمجھی اسکیم کے تحت علمائے حق پر توہینِ انبیاء کا جھوٹا بہتان باندھنے کے لئے ان کی بے غبار اور صاف ستھری عبارتوں میں بالقصد تحریف وتلبیس کر کے بے حیائی اور ہٹ دھرمی سے عوام کو گمراہی میں مبتلا رکھنا اپنا محبوب مشغلہ بنالیا تھا، پھر کیا تھا رضا خانی ذریت نے احمد رضا کا فرضی بھرم قائم

رکھنے کے لئے دجل وفریب، تحریف وتلبیس، خیانت وبددیانتی، بدزبانی اور بدتہذیبی کا وہ گھناؤنا کھیل کھیلنا شروع کر دیا کہ انسانیت سر پیٹ کر رہ گئی اور شرافت دم بخود ہے کہ کیا دنیا میں ایسے بھی انسان پائے جاتے ہیں جو مدعی اسلام اور مذہبی پیشوا بن کر انسانیت وشرافت کی انتہائی حدود کو توڑ کر دناءت اور کمینگی کی آخری منزل تک جا پہنچے ہیں۔ رضا خانیوں نے اہل حق کے ساتھ ٹھیک یہی معاملہ کر رکھا ہے اور ان کی دیگر کتابوں کے علاوہ حضرت تھانوی قدس سرہ کی محافظ ایمان کتاب بنام ''حفظ الایمان'' کو بھی خاص نشانہ بنا رکھا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اور حفظ الایمان میں کیا ہے؟ درحقیقت حفظ الایمان نے احمد رضا کے کفریہ عقائد کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے، جس کی وجہ سے احمد رضا کے تن بدن میں شعلہ زن آگ لگ گئی تھی۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک سائل نے حضرت تھانوی قدس سرہ سے تین سوالات کئے تھے: ایک سجدۂ تعظیمی کرنے، دوسرے طواف قبور کرنے، تیسرے آنحضور ﷺ کو عالم الغیب اور غیب داں کہنے سے متعلق۔ حضرت تھانوی قدس سرہ نے اس تیسرے سوال کے جواب میں جو کچھ فرمایا اس کا حاصل یہ ہے: کہ چونکہ عالم الغیب اور غیب داں ہونا صرف خدا کے ساتھ خاص ہے، قرآن وحدیث میں خدا کے علاوہ کسی کو عالم الغیب اور غیب داں

نہیں کہا گیا ہے۔اس لئے آپ ﷺ کو عالم الغیب کہنا شرعاً جائز نہیں
ہے اور جو اس کا قائل ہے، حضرت تھانوی قدس سرہ اس سے سوال کرتے
ہیں کہ آنحضور ﷺ کو عالم الغیب اور غیب داں کہنے والا کل علم کی وجہ سے
کہتا ہے یا بعض علم کی وجہ سے۔ اگر کل علم کی وجہ سے کہتا ہے تو اس سے
سیکڑوں آیات واحادیث کا انکار لازم آئے گا جو کفر ہے۔ کیونکہ قرآن
واحادیث میں آپ ﷺ سے بے شمار چیزوں کے علم کی نفی ثابت ہے۔ لہٰذا
صحیح عقیدہ یہی ہے کہ آپ کو جمیع ما کان وما یکون کا علم نہیں دیا گیا ہے۔
ٹھیک یہی بات احمد رضا کے باپ حضرت مولانا نقی علی خانصاحب بھی
فرماتے ہیں کہ ''بلکہ ضرور ہے کہ خدا کے سب بھید تیری سمجھ میں نہ آویں،
اس لئے کہ بندہ ہر چیز کی حقیقت اور علل واسباب وفوائد وغایات سے
واقف ہو جائے تو علم الٰہی سے مساوات لازم آئے۔ (الکلام الاوضح
ص:۳۸۸) اور چونکہ کسی بھی مقدس ذات کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے
مساوی اور برابر ماننا یقیناً کفر ہے۔ اس لئے کل علم کو عالم الغیب اور غیب
داں کہنے کی وجہ اور بنیاد قرار نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ اس صورت میں بقول
حضرت تھانوی قدس سرہ کے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ قرآن واحادیث کا انکار
لازم آئے گا، اور بقول مولانا نقی علی خاں صاحب کے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ

اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے علم سے مساوات اور برابری لازم آئے گی اور
یہ دونوں ہی خرابیاں لازم آرہی ہیں کل علم ماننے کی وجہ سے، اور کل علم ماننا
پڑ رہا ہے عالم الغیب اور غیب داں کہنے کی وجہ سے، لہٰذا سرے سے عالم
الغیب کہنا ہی شرعاً جائز نہ ہوگا تاکہ یہ خرابیاں لازم نہ آئیں۔

ناظرین کرام! سرور عالم ﷺ کے بارے میں ہر مسلمان کا یہ عقیدہ
ہے اور یہی ہونا بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جتنے علوم عطا فرمائے اور
جن انعامات سے آپ کو نوازا ہے وہ مخلوق میں کسی کو بھی حاصل نہیں، نہ کسی
مقرب فرشتہ کو، نہ کسی اور اولوالعزم پیغمبر کو۔ اب یہاں پر چند اہم باتیں
قابلِ غور ہیں

ایک: یہ کہ آپ کے تمام علوم بعض ہیں یا نہیں؟ تو اس سلسلہ میں احمد
رضا نے یہ لکھا ہے کہ ''ہم ل نہ مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات
جانیں اور عطائے الٰہی سے بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع'' (خالص
الاعتقاد ص:۲۳) یعنی آپ کو جتنے بھی علوم عطا ہوئے احمد رضا کے نزدیک وہ
سب بعض ہیں، ان کو جمیع اور کل نہیں کہا جا سکتا۔ یہاں پر احمد رضا نے جمیع ما
کان وما یکون جیسے اپنے باطل عقیدہ کی جڑ خود ہی کاٹ دی۔

دوسرے: یہ کہ آپ کے علوم کے علاوہ کسی اور چیز کو بھی بعض کہہ سکتے

ہیں یا نہیں۔ تو احمد رضا نے یہ لکھا کہ ''بعض لوگ شبِ جمعہ میں جس کا انتقال ہوا میت کو تا نماز جمعہ رکھے رہتے ہیں کہ آدمیوں کی نماز میں کثرت ہو جائے، یہ ناجائز ہے اور اس کی تصریح کتب فقہ میں موجود ہے۔ (الملفوظ ج:۳ ص:۱۸) یعنی احمد رضا کے نزدیک ناجائز کام کرنیوالوں کو بھی بعض کہنا صحیح ہے (اور یہ تو ایک حقیقت ہے کہ برف کی سلی میں رکھ کر یا پیٹ پر بیلٹ چڑھا کر نماز جمعہ تک کے لئے میت کو دو دو روز تک پال ڈالے رکھنا شریعت اسلامیہ اور فقہ حنفی میں یقیناً ناجائز ہے۔ لیکن احمد رضا کے دین و مذہب میں اس کا ناجائز ہونا کب سمجھا گیا ہے؟ وہاں تو اس قسم کے ڈرامے اپنے فرضی بزرگوں کی کرامتوں میں بھرتی کئے جاتے ہیں۔

تیسرے: یہ کہ آپ کے علاوہ عام انسان اور دوسری مخلوقات کو بھی علم حاصل ہوتا ہے یا نہیں؟ تو احمد رضا نے لکھا کہ ''اس قسم علم یعنی دانستن کو اگرچہ کیسا ہی ہو حضرت عزت عَزَّتْ عَظْمَتُہ سے قرآن نے کب خاص مانا تھا؟ اس قسم کے کروڑوں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روزانہ ملتے رہتے ہیں۔ (الصمصام ص:۱۸) یعنی احمد رضا کے نزدیک علم کی وہ قسم جس کو دانستن کہا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص نہیں بلکہ وہ علم، اللہ تعالیٰ کو بھی حاصل ہے اور عام انسان اور تمام جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ نیز عام

انسان اور تمام جانوروں کے کروڑوں علم بھی عطائی اور بعض ہی ہوں گے۔ (اب اس کا فیصلہ تو رضا خانیت کے ٹھیکیداروں کو کرنا ہوگا کہ احمد رضا نے اپنی اس عبارت میں اللہ تعالیٰ کے علم کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے یا نہیں؟)۔

چوتھے: جو صفت، ادنیٰ مخلوق کو حاصل ہے اس کا اعلیٰ کے لئے حاصل ہونا کمال کی چیز ہے یا نہیں؟ تو احمد رضا نے اپنے طور پر ایک ولی اور ایک گدھے کا علم غیب بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ''بس یہ سمجھئے کہ وہ صفت جو غیر انسان کے لئے ہو سکتی ہے۔ انسان کے لئے کمال نہیں، اور جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں۔ (ملفوظ حصہ:۴ ص:۱۱)

پانچویں: آپ کے تمام علوم کو بعض کہنے کی صورت میں عام انسان اور تمام جانوروں کے علوم کو بھی بعض کہنا صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح نہیں ہے تو پھر احمد رضا نے کیوں کہا؟

چھٹے: عام انسان اور تمام جانوروں کے علوم کو بعض کہنے کی صورت میں آپ کے علوم کو بعض کہنے میں توہین ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر احمد رضا نے یہ توہین کیوں کی؟

ساتویں: دونوں جگہ بعض کے معنی ایک ہی ہوں گے یا نہیں؟ اگر ایک

ہی ہوں گے تو پھر احمد رضا نے ایسا کیوں کیا؟

آٹھویں: عام انسان اور تمام جانوروں کے علم کو بعض علم کہنے میں آپ کے بعض علم سے تشبیہ اور برابری لازم آرہی ہے یا نہیں؟ اگر آرہی ہے تو پھر احمد رضا نے بعض کہہ کر کیوں تشبیہ دی؟

ناظرین کرام! احمد رضا کی مذکورہ باتوں کا مختصر خلاصہ یہ ہوا کہ آنحضور ﷺ کو جس قدر علوم غیبیہ حاصل ہیں۔ وہ سب بعض علم عطائی ہیں۔ اور جو علوم غیبیہ عام انسان بلکہ تمام حیوانات اور جانوروں کو روزانہ کروڑوں ملتے رہتے ہیں وہ سب بھی بعض علم عطائی ہیں۔ اور بعض علم عطائی کی وجہ سے آنحضور ﷺ کو عالم الغیب اور غیب داں کہنے کی صورت میں عام انسان اور تمام جانوروں کو بھی علم عطائی کی وجہ سے عالم الغیب اور غیب داں کہنا پڑے گا۔ اور جو چیز غیر انسان میں ہو وہ انسان کے لئے کمال نہیں۔ لہٰذا بعض علم کی وجہ سے آپ کو عالم الغیب کہنے میں آپ کی کوئی تعریف اور خصوصیت ثابت نہ ہوگی۔ بلکہ آپ کو معاذ اللہ عام انسان اور تمام جانوروں کی صف میں کر دینا ہوگا، اور جو ایسا کرے وہ یقیناً کافر ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہوگا اور بعض علوم غیبیہ کی وجہ سے بھی آپ کو عالم الغیب اور غیب داں کہنا شرعاً جائز نہ ہوگا۔

ناظرین کرام! ہم نے یہاں پر احمد رضا کی عبارتیں نقل کر کے خلاصہ کے طور پر جو کچھ بیان کیا ہے۔ اگر اس میں کچھ بھی غلط بیانی اور احمد رضا کی طرح دھوکہ دھڑی سے کام لیا ہو تو رضا خانیت کے ٹھیکیداروں، گرو گھنٹالوں کی غیرت کا تقاضا ہے کہ وہ پوری دیانت داری کے ساتھ ہماری مکمل عبارت نقل کر کے اس کو بشکل اشتہار واضح کریں۔

ناظرین کرام! احمد رضا کی نقل شدہ تمام عبارتوں اور ان کے مختصر خلاصہ کو سامنے رکھتے ہوئے ''حفظ الایمان'' کی وہ پوری عبارت بغور پڑھیں جس میں سے تھوڑی سی عبارت چرا کر احمد رضا نے علمائے حرمین شریفین کو دھوکہ دیا اور عوام کو گمراہ کیا ہے۔ پوری عبارت یہ ہے

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو (جس کو بعض کہا جا سکے) زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی چیز کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے۔ تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب

کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے؟ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہوسکتا ہے۔ (حفظ الایمان ص:۸)

اس پوری عبارت کو آدمی بار بار پڑھے اور خوب غور کرے کہ بعض علم غیب کی وجہ سے آنحضور ﷺ کو عالم الغیب کہنے سے جو خرابی پیدا ہو رہی ہے اس سے منع کیا جارہا ہے یا تشبیہ دی جارہی ہے؟ اس عبارت میں جو کچھ اور جس طرح کہا جارہا ہے کیا وہ سب، خود احمد رضا کی عبارتوں میں بھی موجود نہیں ہے؟

ناظرین کرام! احمد رضا نے حفظ الایمان کی عبارت کتنی اور کس طرح پیش کی ہے۔ اب اس کو بھی دیکھیں:

ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے جسے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں۔ اس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے۔ اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے

مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حسام الحرمین ص:۲۱)

ناظرین کرام! آپ کے سامنے حفظ الایمان کی پوری عبارت بھی ہے اور اس میں سے احمد رضا نے جتنی عبارت لی ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ احمد رضا نے یہ ذلیل حرکت اس لئے کی کہ اس تھوڑی سی عباوت سے آسانی کے ساتھ دھوکہ دیا جاسکے اور پڑھنے والا یہی سمجھے کہ "ایسا علم غیب" کے لفظ سے آپ ہی کے بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ اور یہاں پر حفظ الایمان میں آنحضور ﷺ کے علم کو معاذ اللہ تعالیٰ جانوروں کے علم سے تشبیہ دی جارہی ہے۔ حالانکہ آپ کے علم شریف کی بات تو بہت بلند و بالا ہے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ اگر کوئی بدنصیب آپ کے نعلین شریفین کو بھی کسی دوسرے کے جوتوں کے برابر یا ان جیسا سمجھے تو وہ یقیناً کافر ہے۔ حفظ الایمان میں تو بعض علم غیب کی وجہ سے آپ کو عالم الغیب اور غیب داں کہنے میں جو خرابی لازم آرہی ہے اس سے روکا جارہا ہے، اور اس کہنے سے آپ کی عظمت پر جو حرف آرہا ہے اس سے امت کو آگاہ کیا جارہا ہے۔ اور رسول کی عظمت کو پامال کرنے والا اسلام کا شدید ترین دشمن

بدنصیب یہ لکھ کر کہ "جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے۔ معاذ اللہ! رسول کی بالقصد توہین کر کے عوام میں یہ جھوٹا اور پر فریب ڈھنڈھورا پیٹ رہا ہے کہ دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے۔ ایسی ناپاک، گندی، گھناؤنی اور پھوہڑ عادت و فطرت والے سیاہ بخت پر خدا کی ہزار ہزار بار لعنت اور پھٹکار۔

سرِ محفل وہ کیا سمجھیں گے سازِ شمع کے نغمے
جو سوزِ غم کی چنگاری کو پروانہ سمجھتے ہیں

☆☆☆

تقویۃ الایمان اور مولانا نقی علی خانصاحب کا ایمان

آخر تو لائیں گے کوئی آفت فغاں سے ہم
حجت تمام کرتے ہیں آج آسماں سے ہم

تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، براہین قاطعہ اور تحذیر الناس وغیرہ کتب علماءِ دیوبند کی عبارات نقل کرنے میں ناخدا ترسی، آخرت فراموشی، تحریف وخیانت اور ایمان فروشی کا وہ مظاہرہ کیا گیا ہے کہ آج یہود ونصاریٰ بھی یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ کاش ہمیں بھی یہ فن معلوم ہوا ہوتا مگر افسوس کہ یہ فن تو ازل ہی سے بریلی کے ایک فرضی مجدد اور امام کے لئے مخصوص تھا، لہٰذا جھوٹ کا پلندہ حسام الحرمین جیسی صدہا کتب میں علماءِ دیوبند کی طرف گندے عقائد منسوب کر کے آج تک مسلمانوں کا ایمان برباد کیا جا رہا ہے۔

کتاب تقویۃ الایمان چونکہ احمد رضا کے اپنے مخصوص مشن شرکیہ عقائد کے سو فیصد خلاف ہے اس لئے اس کی عبارتوں میں بہت زیادہ تحریف وخیانت سے کام لیا گیا ہے۔

مولانا نقی علی خانصاحب یہود ونصاریٰ کی توریت وانجیل میں تحریف کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

کسی جگہ کوئی لفظ بڑھا دیا کہ مضمون بدل جائے حضرت ﷺ کے حالات پر صادق نہ رہے اور بعض الفاظ مؤخر و مقدم کر دیئے تاکہ مطلب خبط ہو جائے۔ (سرور القلوب قدیم ص ۴۹، جدید ص ۷۳، الکلام الاوضح ص ۸۶)

جب آسمانی کتب میں الفاظ کے گھٹانے، بڑھانے اور آگے پیچھے کر دینے سے مضمون بدل جاتا ہے اور مطلب خبط ہو جاتا ہے تو پھر کسی انسان کی عبارت میں الفاظ گھٹا بڑھا کر یا الفاظ آگے پیچھے کر کے یا کسی جملہ کا ناقص فقرہ علیحدہ کر کے یا کئی کئی عبارتوں کو آپس میں جوڑ کر کیا سے کیا مطلب نہیں بنایا جا سکتا؟ اور اس کے لئے کوئی اعلیٰحضرت بھی ہونا ضروری نہیں ہے، صرف شرم و حیا، خوفِ خدا اور حساب روز جزا سے دست بردار ہو جانا کافی ہے۔ لہٰذا بجائے اس کے کہ ہم ان تمام خیانات و تحریفات کو طشت از بام کر کے علماءِ دیوبند کی عبارات کا جو صحیح مطلب ہے وہ بیان کریں ہم اپنی اس مختصر کتاب میں رضا خانی کتب کی عبارات سے احمد رضا کے باطل دین و مذہب کی رو سے وہی کفری مضمون پیش کریں گے جو احمد رضا وغیرہ کو محض عوام کو گمراہ کرنے کے لئے علماءِ دیوبند کی عبارتوں میں آج تک نظر آ رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا نقی علی خانصاحب لکھتے ہیں کہ:

بندہ وہ ہے کہ مراد اور نصب العین اور مقصود اس کا سوائے ذات مطلق

کے دوسرا نہ ہو اور اس کی عظمت کے سامنے آپؐ کو اور تمام خلق کو باطل سمجھے۔ (اوضح ص ۳۴۹)

مطلب بالکل صاف ہے، اور خلق خدا کا معنی بھی بالکل واضح ہے، اور یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ خالق تو صرف ایک خدا کی ذات ہے اور بس۔ اور خلق یعنی مخلوق ہونے میں تمام جن و انس، فرشتے، انبیاء، اولیاء اور کائنات کا ذرہ ذرہ سبھی برابر کے شریک ہیں، ایسا بالکل نہیں کہ کوئی مخلوق ہونے میں اعلیٰ ہو اور کوئی ادنیٰ، بلکہ مخلوق ہونے میں ہر ایک کی حیثیت یکساں ہے، البتہ فرقِ مراتب دوسرے اعتبار سے ہوتا ہے۔

اور یہ تو نہایت ضروری ہے ''کیونکہ گر فرقِ مراتب نکنی زندیقی'' بہر حال احمد رضا کی طرح ہمیں بھی یہاں پر یہ کہنے کا پورا پورا حق ہے کہ مولانا نقی علی خانصاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ بندہ وہ ہے جس کا مقصود خدا کے سوا انبیاء، اولیاء، ملائکہ، قرآن، حدیث وغیرہ کچھ نہ ہو بلکہ سب کو باطل سمجھے۔ تو کیا اس میں تمام ایمانیات کا انکار نہیں ہے؟ اور جو شخص تمام ایمانیات کا کیا بلکہ ایمان کی صرف ایک بات کا بھی منکر ہو وہ کیا ہوگا۔ اب اس کے آگے تو اعلیٰحضرت بننے کے لئے رضا خانی امام کا کام ہے کہ کسی عبارت کا اپنی طرف سے کفری مضمون متعین کر کے ایک مسلمان کو کافر بنانا۔ نیز

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:

''حادثات، ممکنات اور مخلوقات سے کہ خود محتاج اور بے حقیقت ہیں دست بردار ہوکر اس مالک الملک، خالقِ کائنات اور فاطر الارض والسمٰوات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ جو سب کا مالک اور سب اس کی جناب کے محتاج ہیں۔ (اوضح ص:۳۴۸)

یہاں بھی وہی بات ہے کہ حادثات، ممکنات اور مخلوقات میں تمام بزرگ ہستیاں اور کائنات عالم کی ہر ہر چیز داخل ہے لہٰذا اس کا بھی یہی مطلب ہوگا کہ انبیاء، اولیاء سبھی محتاج اور بے حقیقت ہیں سب سے دست بردار اور بیزار ہوکر صرف ایک خدا کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ نیز لکھتے ہیں کہ: خدا کے سوا کسی سے محبت نہ رکھے اور اس امر کو سجدہ کی طرح خدا کے واسطے خاص سمجھے، سر جھکانا غیر کی طرف منع ہے دل جھکانا کب درست ہوگا۔ (اوضح ص:۴۰۶)

محبت کی حقیقت کسی کی طرف دل کا میلان اور جھکاؤ ہے۔ اور سجدہ خدا کے لئے اس کی بارگاہ میں سر جھکانا ہے اور سر جھکانا خدا کے لئے مخصوص ہے کسی بھی غیر کی طرف جھکانا منع اور شرک ہے۔ لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح شریعت میں خدا کے سوا انبیاء، و اولیاء، کسی کی طرف بھی سر جھکانا جائز

نہیں ہے اسی طرح محبت بھی کسی سے رکھنا جائز نہیں کیونکہ خدا کے سوا سجدہ کی طرح کسی سے محبت بھی رکھنا منع ہے۔

نیز لکھتے ہیں کہ: عظمت و کبریائی سوائے جناب الٰہی کے کسی کو ثابت نہیں حضرت احدیت کے لئے مخصوص ہے (اوضح ص:۳۵۸) پھر دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ: ایک روز اونٹ نے سجدہ کیا، صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم تو انسان ہیں۔ فرمایا اپنے رب کی پرستش اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔ (سرور القلوب قدیم ص:۲۲۴، جدید ص:۳۱۹)

ایک طرف تو یہ کہا جارہا ہے کہ بڑائی اور عظمت صرف خدا ہی کے لئے مخصوص ہے کسی اور کے لئے ثابت نہیں۔ نیز آپس میں سب کے سب برابر ہیں کوئی کسی سے بڑا نہیں اور دوسری طرف آپ ﷺ کو بھائی بھی کہا جارہا ہے، اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ اگر آنحضور ﷺ کی تعظیم کی بھی جائے گی تو صرف بھائی جیسی اور وہ بھی برابر کے بھائی جیسی، معاذ اللہ۔

نیز لکھتے ہیں کہ: اپنی حاجت اسی سے طلب کر جو پیدا کرسکتا ہے حاجت بھی روا کرسکتا ہے بندہ خود مخلوق ہے اور مخلوق کو احتیاج لازم ہے اور جو خود محتاج ہے دوسرے کی حاجت روائی کس طرح کرسکتا ہے۔ (اوضح ص:۴۰۲)

کیا اس عبارت کا یہ صاف مطلب نہیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے لہٰذا وہی سب کی حاجات وضروریات کو بھی پوری کرنے والا ہے، اس لئے حاجت صرف اسی سے طلب کرو اور خدا کے سوا سبھی مخلوق ہیں خواہ انبیاء، اولیاء ہی کیوں نہ ہوں، اور مخلوق ہونے کی بنیاد پر ان کا محتاج ہونا لازم اور ضروری ہے لہٰذا وہ کسی کی حاجت روائی نہیں کرسکتے۔

نیز لکھتے ہیں کہ: آدمی تمام عالم سے علاقہ قطع کر کے خدا ہی کا ہوجائے اور اسی سے کام رکھے۔ (اوضح ص:۲۰) یعنی انبیاء، اولیاء سے نہ کوئی تعلق رکھے اور نہ کوئی مطلب کیونکہ سب سے علاقہ اور تعلق ختم کر کے صرف خدا ہی کا ہوجانا ہے اور کام بھی صرف اسی سے رکھنا ہے۔

نیز سبحان الذی اسریٰ بعبدہ کے تحت لکھتے ہیں کہ: ممکن کے حق میں کوئی چیز بندگی سے بڑھ کر نہیں۔ (اوضح ص:۳۱۷)

پھر دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ: الٰہیت مقتضی عزت وہیبت اور عبودیت موجبِ خضوع وذلت ہے۔ (اوضح ص:۳۲۳) یعنی معبود وخدا ہونا عزت وجلال کا تقاضا کرتا ہے اور بندگی کرنا پستی اور ذلت کا سبب ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ رضاخانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضورﷺ جو ممکن میں سے

ہیں اور خدا کے بندے ہیں معاذ اللہ ذلیل ہیں۔

نیز لکھتے ہیں کہ: اللہ اکبر کا مضمون بے اس کے کہ غیر کو اور اپنے نفس کو ذلیل جانے حاصل نہیں ہوتا۔ (اوضح ص:۳۴۷) یعنی ایک نمازی جب تک خدا کے سوا انبیاء، اولیاء سب کو ذلیل نہ جانے گا اللہ اکبر کا مضمون اس کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ نیز لکھتے ہیں کہ: یعنی حضرت (ﷺ) کو خطاب ہوتا ہے کہ تم بھی مروگے اور وہ بھی مریں گے (الکلام الاوضح ص:۱۰۹) اور احمد رضا لکھتے ہیں کہ:
''میں (یعنی آنحضورﷺ) اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے اور اسی میں دفن ہوں گے'' (فتاویٰ افریقہ ص:۸۵) اور اہل زبان بخوبی واقف ہیں کہ دفن ہونا اور مٹی میں ملنا اردو لغات میں دونوں کے معنی ایک ہی ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ جس خبیث معنی کی نسبت حضرت شہید نور اللہ مرقدہ کی طرف کی جارہی ہے باپ بیٹے کا بھی وہی گندہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ آنحضورﷺ مر کر مٹی میں مل گئے أستغفر الله ثم أستغفر الله.

مولانا نقی علی خانصاحب ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ: منقول ہے کہ بعد وفات کے جناب سیدہ قبر مبارک پر گئیں اور مٹی قبر کی سونگھ کر کہا:

ماذا علیٰ من شم تربة احمد   ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبت علیّ مصائب لو انها   صبت علی الایام صرن لیالیا

ترجمہ: کیا لازم ہے اس پر جو سونگھے مٹی قبر شریف کی۔ یہ لازم ہے کہ ایک مدت تک خوشبوئیں نہ سونگھے۔

ڈالی گئیں مجھ پر وہ مصیبتیں کہ اگر دنوں پر ڈالی جائیں تو ہو جائیں راتیں۔

پھر اصحابؓ سے کہا تمہارے دل نے کس طرح گوارا کیا کہ تم نے اپنے پیغمبر پر مٹی ڈالی کہا حکم خدا سے مجبور تھے (اوضح ص:۱۸۳)

اس عبارت کے پیش نظر کیا کسی دیوبندی کو یہ کہنے کا حق نہیں پہنچتا کہ رضاخانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضو ﷺ کو شرعی طور پر سپرد آغوش خاک نہیں کیا گیا بلکہ معاذ اللہ، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کسی گڈھے میں رکھ کر مجبوراً اوپر سے مٹی ڈال کر پاٹ دیا۔

نیز حاشیہ فتاویٰ افریقہ میں ہے کہ: نبی ﷺ کا جسم اقدس جس خاک پاک سے بنا صدیق وفاروق اسی مٹی سے بنے (ص:۸۵) اور مولانا نقی علی خانصاحب لکھتے ہیں کہ: کارخانۂ الٰہی میں کوئی چیز ذلیل وخوار خاک سے نہیں (اوضح ص:۳۵۲) جب خدا کی بارگاہ میں خاک سب سے ذلیل چیز ہے اور آنحضور ﷺ بقول احمد رضا کے خاک سے بنے تو کیا یہ رضاخانی عقیدہ نہیں ہوا کہ معاذ اللہ آنحضور ﷺ سب سے ذلیل چیز سے بنائے گئے۔

عجیب بات تو یہ ہے کہ تقویۃ الایمان اور تحذیر الناس کو مولانا نقی علی

خانصاحب نے بھی مکمل طور پر پڑھا ہے مگر ان کو کہیں بھی کفر نظر نہیں آیا اور احمد رضا کو ایک آنکھ(۱) سے ہر طرف کفر ہی کفر دکھائی دیتا تھا۔ علماء دیوبند کی عبارتوں میں تحریف وخیانت کرتے وقت اور ظاہری الفاظ سے عوام کو دھوکا دینے کے لئے اپنی طرف سے کفری مضمون بناتے وقت یہ بالکل نہیں خیال کیا کہ اگر کوئی میرے باپ کی عبارتوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ شروع کردے تو کیا حشر ہوگا۔

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

نیز احمد رضا نے تقریباً مکمل تعلیم اپنے باپ ہی سے پائی ہے مگر افسوس کہ باپ جیسی طبیعت وفطرت اور علم ودیانت سے محروم ہی رہے، واقعی میں صحیح فرمایا مولانا نقی علی خانصاحب نے کہ:

''باپ دادا کا کمال اولاد میں نہیں آتا'' (سرور القلوب قدیم ص:۱۲۸، جدید ص:۱۹۱)

(۱) اعلیٰ حضرت کی ایک آنکھ بے نور ہوگئی تھی (علمائے اہلسنت سے روح اعلیٰ حضرت کی فریاد ص:۴)

حفظ الایمان اور باپ بیٹے وغیرہ کا ایمان

وہ بیٹھے رہتے ہیں دیکھوں تو بت بنے کب تک

جو بے قرار نہ کردوں تو بے قرار نہیں

حفظ الایمان کی بھی جس ناقص اور ادھوری عبارت سے متعلق احمد رضا اور مفتی شریف الحق وغیرہ کی ابلیسی چال اور خباثت نفس کے باعث مسلسل جو مجنونانہ بڑ ہے اس سلسلہ میں بھی بجائے اس کے کہ ہم ان کے پاگل پن اور ان کی تحریف وخیانت اور بددیانتی اور ایمان فروشی سے کچھ تعرض کریں اس وقت مناسب یہی سمجھتے ہیں کہ انھیں کی کتابوں سے اسی طرح کی کچھ عبارتیں پیش کرکے علماء دیوبند کے خلاف تیار کردہ فتویٰ کفر کے بھاری طوق کو موٹی موٹی رضاخانی گردنوں میں ڈال دیں۔

چنانچہ احمد رضا نے لکھا ہے کہ: اس قسم علم یعنی دانستن کو اگرچہ کیسا ہی ہو حضرت عزت عظمتہ سے قرآن عظیم نے کب خاص مانا تھا اس قسم کے کروڑوں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روزانہ ملتے رہتے ہیں اور قرآن عظیم خود غیر خدا کے لئے انھیں ثابت فرماتا ہے ایک اس کے ملنے میں کیا نئی شاخ نکلی کہ آیت کا خلاف ہوگیا یہ بھی اس عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ کے ناپیدا کنار صحراؤں سے ایک ذلیل ذرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا

آدمی کو جو اسے معلوم نہ تھا۔ (صمصام ص:۱۸)

اس عبارت میں علم کی وہ قسم جو دانستن کے معنی میں ہے احمد رضا نے اللہ تعالیٰ کے لئے ماننے کے ساتھ ساتھ اسی قسم کے کروڑوں علم کو عام انسان اور تمام جانوروں کے لئے بھی ثابت کیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے کسی بھی قسم کے علم کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا جانور کے علاوہ کسی اور کا بھی کام ہوسکتا ہے۔

نیز **علم الانسان** میں رضاخانیوں کے نزدیک انسان سے مراد آنحضورﷺ کی مقدس ذات متعین ہے جیسا کہ مولوی نعیم الدین مرادآبادی نے خزائن العرفان ص:۸۷۲، اور مولوی احمد یار خان نے نور العرفان ص:۹۵۵ پر اس کی صراحت کی ہے۔ اور احمد رضا نے لکھا کہ اللہ کے ناپیدا کنار صحراء علم سے ایک ذلیل ذرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا آدمی کو جو اسے معلوم نہ تھا۔ آنحضورﷺ کے علم اقدس کو ذلیل ذرہ کہنا کسی کمینے اور ذلیل ہی کا کام ہوسکتا ہے۔

ان آیات اَلرَّحْمٰنُ ☆ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ☆ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ☆ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ، کا ترجمہ احمد رضا نے کیا کہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان وما یکون کا بیان انھیں

سکھایا، پھر اپنی کتاب صمصام میں لکھتے ہیں کہ: عام بشر کو فرماتا ہے، الرحمن ☆علم القرآن☆خلق الانسان☆ علمه البيان ،ترجمہ رحمٰن نے سکھایا قرآن، بنایا آدمی اسے، بتایا بیان، ص ۱۴،۱۳

خلق الانسان میں لفظ انسان سے آنحضورﷺ کی مقدس ذات مراد لے کر عام بشر کہنا یہ اعلیٰحضرت ہونا نہیں ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی شیطنت ہے۔ کیا آنحضورﷺ کو عام بشر کہنے والے کا ٹھکانہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے کے علاوہ کہیں اور بھی ہوسکتا ہے؟، سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد، جھوٹے کو کچھ یاد ہی کہاں رہتا ہے وہ تو بے بھیجے کا کھوپڑا رکھتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں کہ: ای لاتنقطع افكاره الفاسدة عنه عند النوم لكثرة وساوسه وتخيلاته وتواتر ما يلقى الشيطان اليه كما لم يكن ينام قلب النبى صلى الله عليه وسلم۔ ترجمہ: یعنی دجال کے غلیظ خیالات وافکار نیند کی حالت میں بھی اس سے علیحدہ نہ ہوں گے اس لئے کہ اس کے تخیلات اور وسوسے میں کثرت ہوگی اور جو شیطان اس کے دل میں ڈالے گا وہ بات بھی زیادہ ہوگی بالکل اسی طرح جیسا کہ نبیﷺ کا قلب مبارک بیدار رہتا تھا۔ (جلد اول ص:۹۱)

اس عبارت میں دجال کو نبی پاکﷺ سے تشبیہ دی گئی ہے کہ نیند

نہیں جس طرح آپ کا قلب مبارک بیدار رہتا تھا اسی طرح نیند میں دجال کا بھی حال رہے گا۔ آخر تشبیہ کی بنیاد پر یہاں کفر کا فتویٰ کیوں نہیں ہے؟

مفتی یار خانصاحب بدایونی لکھتے ہیں کہ: اور شیطان ہر جگہ ہم سب پر (یعنی رضا خانیوں پر) نظر رکھتا اور ہمارے حالات کی (یعنی رضا خانیوں کی) خبر رکھتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: انه يراكم هو وقبيله من حيث لاترونهم اسی طرح جناب پاک مصطفیٰ، ان کی رحمت، ان کی نگاہِ کرم ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے۔ (نئی تقریریں ص:۱۴۲)

یہاں پر مفتی یار خانصاحب اپنے باطل عقیدہ حاضر ناظر کو ثابت کرنے کے لئے آنحضورﷺ کو شیطان کی طرح کہہ کر سمجھا رہے ہیں کہ جس طرح شیطان ہر جگہ ہم سب پر نظر رکھتا اور ہمارے حالات کی خبر رکھتا ہے اسی طرح آپ بھی ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ آخر تشبیہ کی بنیاد پر مفتی یار خان کافر کیوں نہیں ہیں؟

مولانا نقی علی خانصاحب فرماتے ہیں کہ: اور محتاج کو دے کر اس قدر خوش ہوتے جیسے بخیل مال کے ملنے سے خوش ہوتا ہے۔ (الکلام الاوضح ص:۱۲۸، سرور القلوب قدیم ص:۱۰۲، جدید ص:۱۵۳)

اور پھر لکھتے ہیں کہ: خدا کے نزدیک بخل ظلم سے بدتر ہے وہ اپنی عزت وعظمت کی قسم کھاتا ہے کہ کسی بخیل کو بہشت میں ٹھکانا نہ دوں گا۔

(سرور القلوب قدیم ص:۱۰۳، جدید ص:۱۵۵)

جب بخیل خدا کے نزدیک اتنا برا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل نہیں کرے گا تو پھر آپ کے خوش ہونے کو بخیل کے خوش ہونے سے تشبیہ دینا کیسا ہوا؟

لطیفہ اس عبارت میں خدا کے لئے قسم کھانا کہا گیا ہے اور احمد رضا کے نزدیک اس میں خدا کی توہین ہے۔

شیخ اپنی قوم میں مانند پیغمبر کے ہے اپنی امت میں۔ (اوضح ص:۲۶) یعنی ایک پیغمبر کی جو حیثیت اپنی امت میں ہوتی ہے وہی ایک شیخ اور پیر کی اپنی قوم میں ہوتی ہے۔ لہٰذا پیر، پیغمبر دونوں برابر یہاں بھی تشبیہ ہے یا نہیں؟

امت آپ کی اجماع واتفاق کی صورت میں حکم ایک پیغمبر کا رکھتی ہے

(اوضح ص:۲۰۷)

دیکھا شیخ تو شیخ امت بھی ایک پیغمبر کے برابر ہے جو حکم ایک پیغمبر کا ہے وہی امت کا بھی ہے ''جس طرح خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں کو معصوم پیدا کیا ہے اسی طرح اولیا کو بھی گناہ سے محفوظ رکھتا ہے''۔ اوضح ص:۴۲۱

انبیاء، اولیاء دونوں معصوم، گناہ سے محفوظ ہیں، جس طرح انبیاء اسی طرح اولیاء، کہیں نبی کو غیر نبی سے تشبیہ دی جارہی ہے، کہیں غیر نبی کو نبی کے برابر کہا جارہا ہے۔ اب اگر اس سے توہین ہوجاتی ہے تو یہاں بھی کفر کا

فتویٰ ضروری ہے، یہی ایمان کا تقاضا بھی ہے، رضا خانی مفتیو! تمہارے علماء کی ان عبارتوں میں تشبیہ اور برابری دونوں باتیں موجود ہیں یا نہیں، ان پر کفر کا فتویٰ کیوں نہیں ہے؟

حفظ الایمان کی عبارت سے متعلق ہمارے اکابر کی تشریحات میں رضا خانیوں کا اپنی طرف سے الفاظ شامل کرنے کی یہ چار سو بیسی اور ایمان فروشی کب تک چلے گی۔ عوام کو دھوکا دینے کے لئے ہمارے اکابر کی عبارتوں میں تحریف وخیانت کرکے عشق رسول کا یہ فرضی دعویٰ محض ایک ڈھونگ نہیں تو پھر اور ہے کیا؟ محض سستی شہرت اور مفت کی دولت حاصل کرنا مقصد زندگی بنالیا گیا ہے، کیا خوب فرمایا ہے مولانا نقی علی خانصاحب نے کہ: باوجود اس کے دعوئ محبت تف بریں دعوئ غلط ذرا گریبان میں منہ ڈال اور خدا اور رسول سے شرما کہ کیا کہتا ہے اور کیا کرتا ہے رات دن تحصیلِ جاہ ومال میں مشغول اور شب وروز دنیا کے کاموں میں مصروف ہے کسی وقت خدا ورسول کا بھی خیال دل میں آتا ہے؟ (سرور القلوب قدیم ص:۱۳۹، جدید ص:۲۰۵)

رضا خانیو! مولانا نقی علی خانصاحب کی کتابیں ایسا جنرل میڈیکل ہیں کہ جس میں ہر قسم کے ٹبلٹ اور کیپسول کا پورا اسٹاک ہے جن کے استعمال سے علماء دیوبند پر فتوئ تکفیر کی بیماری بھک سے اڑ جاتی ہے اور یہ جھاڑ

بھونک کا وہ ذخیرہ ہیں کہ ایک ہی مرتبہ چھومنتر کرنے سے علماء دیوبند پر توہینِ رسالت کا پرفریب الزام لگانے والے بھوتوں کو اپنی جان لے کر بھاگے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، مگر تم لوگ سنیت اور حنفیت کے پردے میں جس باطل دین ومذہب کے ٹھیکہ دار بنے بیٹھے ہو اس کی وجہ سے قبولِ حق کی صلاحیت ہی سلب کرلی جاتی ہے الا ماشاء اللہ۔ خوب فرمایا مولانا نقی علی خانصاحب نے کہ: جب شیطان لعین نے آدمی کو کفر اور خلاف شرع پر مضبوط کردیا اور عقیدہ اس کا بگاڑ دیا تو اب حق کی طرف رجوع مشکل ہے پانی اسی درخت کو ہرا کرسکتا ہے جس میں رطوبتِ اصلیہ باقی ہے جو بالکل خشک ہوگیا وہ کیونکر ہرا ہوسکتا ہے، اوضح ص:۳۲۲

بھلا کس بدنصیب کا یہ گندہ عقیدہ ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ آنحضور ﷺ کو جیسا علم ہے ایسا علم ہر جانور، پاگل کو بھی حاصل ہے یا جتنا آپ کو حاصل ہے اتنا کسی غیر کو بھی ہے یا معاذ اللہ شیطان لعین کا علم آپ سے زیادہ ہے، یا معاذ اللہ آپ باعتبار زمانہ کے خاتم النبیین نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ اس طرح کی خود ساختہ توہین آمیز عبارتیں بار بار دھرانے کا محبوب مشغلہ انھیں بدنصیبوں کا ہوسکتا ہے جن کا خود ایمان ہی سلب ہوچکا ہو۔

مولانا نقی علی خانصاحب تو یہ فرمائیں کہ: جب کسی کو مسجد میں جانے کا عادی دیکھو اس کے ایمان کی گواہی دو، (سرور القلوب قدیم ص:۸۸، جدید ص:۱۳۵) نیز لکھتے ہیں کہ: جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ شخص مسلمان ہے اس کے لئے خدا اور اس کے رسول کا عہد ہے تم اس کے عہد میں عذر نہ کرو۔ پھر لکھتے ہیں کہ: جو نماز نہیں پڑھتا اس کا ایمان کس طرح رہے گا۔ (سرور القلوب قدیم ص:۸۹، جدید ص:۱۳۶)

مگر باپ دادا کے کمال سے محروم بدنصیب بیٹے کو زندگی بھر دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر بنانے کے سوا کچھ بھی نہ سوجھا۔

ان سیہ بختوں کی بدبختی کا منظر دیکھنا
کفر کے فتوے لگاتے ہیں مسلماں دیکھ کر

اگر تمہارے اندر رائی برابر بھی ایمان ہے تو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ مولانا نقی علی خانصاحب نے تقویۃ الایمان اور تحذیر الناس وغیرہ کو مکمل طور پر نہیں پڑھا ہے یا علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے، تم ہی جیسوں کے حسبِ حال مولانا نقی علی خانصاحب لکھتے ہیں کہ: وائے برحال مدعیانِ محبت کہ آپ اپنے کو عاشقِ رسول کہتے ہیں اور اوروں سے کہلواتے ہیں مگر شب و روز سنتِ حضرت اور شریعت کے خلاف کرتے ہیں، قول وہ ہے اور فعل یہ ہے، نہیں جانتے کہ محبت زبان سے ظاہر نہیں ہوتی بے پیروئ سنت دعوئ محبت

بیجا ہے (اوضح ص ۱۸۵)

بدنہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ایک مسلمان کا کیا شیوہ ہونا چاہیے مولانا نقی علی خانصاحب فرماتے ہیں کہ: کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اسے ملعون اور مردود نہ کہے اور جس کافر کا کفر پر مرنا یقینی نہیں اس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے یہاں تک کہ بعض علماء کے نزدیک مستحق لعنت پر بھی لعنت نہ کہے یونہی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مسلمان بہت طعن کرنے والا اور لعن کرنے والا اور فحش وبیہودہ بکنے والا نہیں ہوتا۔ (اوضح ص: ۳۰۵) اور اس کے برخلاف طریقہ کس قماش کے لوگوں کا ہوتا ہے اس کی بھی نشاندہی کردی ہے کہ: اہل بدعت کی برائیوں سے ہے کہ بعض ان کا بعض کو کافر کہتا ہے اور بعض ان کا بعض پر لعنت کرتا ہے۔ (اوضح ص: ۱۰۷) اور پھر اس کا حکم بھی بیان کردیا ہے کہ: بدعتی داعی بدعت کہ اظہارِ عداوت اور ترکِ سلام وکلام اس سے لازم ہے تا خلق اس کے دامِ تزویر میں نہ پھنسے اور اس سے متنفر رہے۔ اوضح ص: ۴۰۹

اور درد بھرے لہجہ میں کہہ رہے ہیں کہ: امتِ محمدی اہل بدعت کے قبضے میں ہے اٹھو اور خلق کو نصیحت کرو۔ اوضح ص: ۲۹

محض پیٹ ہی کے لئے رات دن علماء دیوبند کے خلاف بدگوئی اور باطل مذہب کی ہمنوائی ہی کا یہ لازمی اور قدرتی نتیجہ اور بلاشبہہ خدائی انتقام ہے جو آج آپس ہی میں دست وگریبان نظر آرہے ہو۔

نصیب چرخ کا شکوہ نہ کر تو اے اظہر
کسی نے کچھ نہ کیا جو کیا ہے تو نے کیا

اگر ہماری کچھ تلخ باتوں سے کسی رضاخانی کے نازک دل کو ٹھیس پہونچے تو وہ معذور سمجھے کیونکہ ہم بھی حقیقت کو واضح لفظوں میں بیان کرنے پر مجبور ہیں اور در حقیقت مولانا نقی علی خانصاحب کی باتوں کو پیش کر کے ان سے رضاخانی مذہب اور موجودہ حالات کا موازنہ کررہے ہیں۔

نہیں نہیں ترے جلووں سے اختلاف نہیں
شبابِ رفتہ کو مڑ مڑ کے دیکھتا ہوں میں

☆☆☆

براہینِ قاطعہ اور رضاخانیوں کا نتیجہ فاتحہ

(حاضر وناظر) یہ خدائے تعالیٰ کی صفتِ خاصہ ہے اسکو کسی بھی بزرگ ہستی کے لئے ماننا سراسر باطل اور خالص شرکیہ عقیدہ ہے، احمد رضا کے والد مولانا نقی علی خانصاحب تو محفل میلاد میں بھی آنحضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کے قائل نہیں ہیں البتہ مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری نے اپنی کتاب انوارِ ساطعہ میں قیاسِ فاسد اور خیالِ شیطانی کے ذریعہ محفل میلاد میں آنحضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کا یہ شرکیہ عقیدہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، اور احمد رضا نے تو علم غیب، حاضر وناظر اور مختارِ کل وغیرہ باطل عقائد کے ثابت کرنے میں قرآن وحدیث کو ایسا ملیامیٹ کیا ہے کہ خدا کی پناہ! پھر تو ایک نے ایک پہلوان اس اکھاڑے میں سڑاک سے کود پڑے پھر تو سبھی ایرے غیرے گڑام سے وقت کے اسلم اور بھولو بھی بن گئے۔

ہمیں اس وقت عقائد سے بحث نہیں کرنی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بوقتِ ضرورت کسی فرصت میں دل نشیں اور پرلطف انداز میں اس پر بحث کریں گے، اور یہ حقیقت ہر خاص وعام پر روزِ روشن کی طرح بخوبی واضح اور عیاں ہوجائے گی کہ ترجمۂ کلام پاک کی طرح عقائد میں بھی مولانا نقی

علی خانصاحب کس کے ساتھ ہیں اور صحیح اسلامی عقائد کیا ہیں اور رضاخانی مذہب اور بانیٔ رضاخانیت کی حقیقت وحیثیت کیا ہے۔

تجھے واعظ! بھلا ہم میکشوں پر کیوں تعجب ہے۔
ابھی کیا؟ رنگ لائیں گی کبھی سرمستیاں اپنی

براہین قاطعہ کی عبارت کو۔ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے۔ تمام رضاخانی مولویوں نے اس طرح بگاڑ کر پیش کیا ہے کہ یہود کو بھی شرما دیا ہے اور شیطان کے بھی کان کتر لئے ہیں، کون نہیں جانتا کہ صرف تنہا ابلیس لعین تمام دنیا کو گمراہ کرنے والا نہیں ہے بلکہ اس کی ذریت اور چیلے چانٹے ہیں اور وہ خود دریا پر تخت بچھا کر آرام کرتا ہے، اور اسی طرح روحوں کو قبض کرنے کے لئے بہت سے فرشتے ہیں جو ملک الموت کے تابع ہیں اور ملک الموت اس کارروائی کے رئیس اور انچارج ہیں، اور اسی طرح چاند سورج کے بھی ڈوبنے اور نکلنے کی جگہیں الگ الگ ہیں، مگر مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری بزعم خود ابلیس لعین اور ملک الموت کو ہر جگہ حاضر وناظر ثابت کر کے اور چاند سورج کی مثال دے کر یوں لکھتے ہیں کہ: ''اب فکر کرنا چاہیے جب چاند سورج ہر جگہ موجود ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی اور

تماشا یہ کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا نہیں دعویٰ کرتے، ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔" (انوار ساطعہ ص ۱۸۱)

اس عبارت میں آنحضور ﷺ کو شیطان لعین وغیرہ کے ہر جگہ حاضر وناظر ہونے پر یہ شیطانی قیاس کون کر رہا ہے کوئی دیوبندی یا مولوی عبدالسمیع صاحب بدعتی؟ اور یہ کون کہہ رہا ہے کہ آنحضور ﷺ ہر جگہ حاضر نہیں اور ابلیس لعین کا حاضر ہونا زیادہ تر مقامات میں ہے کوئی دیوبندی یا کوئی بدعتی؟، شیطان کے ہر جگہ موجود ہونے پر دلیل پیش کر کے اس کی وسعت علمی کون بیان اور تسلیم کر رہا ہے کوئی دیوبندی یا کوئی بدعتی؟ یہ براہین قاطعہ کی عبارت ہے یا انوار ساطعہ کی؟ نیز وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ:

ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ ہر محفل میں آپ حاضر ہوتے،

جب بقول مولوی عبدالسمیع صاحب "ہر محفل میں آپ حاضر نہیں ہوتے" اور شیطان ہر جگہ ہے تو اس میں شیطان لعین کو آپ ﷺ سے بڑھانا یہ تعظیمِ رسول ہے یا توہینِ رسول؟ عجب بدعقلی ہے کہ ملک الموت اور شیطانِ لعین کو نص سے ہر جگہ حاضر ناظر ہونا ثابت کیا جائے اور اس پر آنحضور ﷺ

کے حاضر ناظر ہونے کو قیاس کیا جائے اور پھر عقیدہ یہی کہ ہر محفل میں روح مبارک نہیں آتی، کیا دنیا میں اس سے بڑھ کر شیطنت کی کوئی اور مثال مل سکتی ہے کہ آنحضور ﷺ کے حاضر ناظر ہونے کو ابلیس لعین پر تو خود بدعتی مولوی قیاس کرے اور آپ کے حاضر ناظر ہونے سے زیادہ تر مقامات میں ابلیس لعین کو حاضر ناظر مان کر اس کی وسعتِ علمی کو ثابت کرے اور اس ابلیسی اور شیطانی قیاس کو منسوب کیا جائے علماء دیوبند کی طرف،

جنت البقیع میں مدفون قطبِ وقت حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری نور اللہ مرقدہ نے تو اسی پر مواخذہ اور سخت گرفت کی ہے کہ مولوی عبدالسمیع تم آنحضور ﷺ کے مقابلہ میں شیطان کو زیادہ تر مقامات میں حاضر ناظر مان رہے ہو، نص کے ذریعہ شیطان کی وسعتِ علمی کو ثابت کر رہے ہو، آنحضور ﷺ کے محفلِ میلاد میں حاضر ناظر ہونے کو بجائے نص قطعی کے شیطانی قیاس سے کام لے رہے ہو، اور غیر خدا میں حاضر ناظر کی صفت مان رہے ہو یہ ایمان نہیں ہے بلکہ کھلا ہوا شرک ہے۔ مگر واہ رے عوام کی دین سے بے خبری اور لاعلمی، اور رضا خانی مولویوں کی بے حیائی اور ہٹ دھرمی، الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

زمانہ اس قدر قائل ہوا ہے فیض جھوٹوں کا

جو سچ کہتے ہیں ان کی ایک بھی مانی نہیں جاتی

آج تک کسی رضا خانی سے اس کا جواب تو بن نہ پڑا کہ آخر ملک الموت، شیطان لعین اور چاند سورج کو ہر جگہ حاضر ناظر ماننا صحیح کس طرح ہے اور جواب کیسے بنے جب کہ رضا خانی عقائد کی عمارت ہی تک بندیوں پر قائم اور دیواریں شیطانی قیاس کے سہارے کھڑی ہیں البتہ تحریف وخیانت کے فن سے علماء دیوبند پر توہینِ رسالت کی مسلسل الزام تراشی اور بہتان طرازی اور عوام کو فرضی عشقِ رسول کی بھول بھلیاں میں زبردستی دھکیل کر باہر سے بے سود شور وغل کے ساتھ ظالمانہ پہرا دہی، یہی رضا خانی مذہب کا کل سرمایہ اور پونجی ہے اور بس۔

مزید سنئے مولانا نقی علی خانصاحب لکھتے ہیں کہ: جو شخص طلبِ علم میں واسطے زندہ کرنے اسلام کے مرجائے گا، خدا سے ملے گا درانحالیکہ اس میں اور پیغمبروں میں سوائے درجۂ نبوت کے بہشت میں کوئی درجہ نہ ہوگا۔

(الکلام الاوضح ص ۲۱، سرور القلوب قدیم ص: ۹۴، جدید ص: ۱۴۳)

کیا نبی اور غیر نبی کا درجہ اور ان کی حیثیت بہشت میں ایک جیسی ہوگی؟ کیا نبی اور غیر نبی کو ایک حیثیت میں رکھنا کھلا ہوا کفر نہیں ہے؟۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ: اٹھارہ ہزار شخص ایسے عابد تھے کہ عمل ان کے مانند پیغمبروں کے تھے، (اوضح ص ۳۰)

ایک دو نہیں اٹھارہ ہزار عابد کے عمل اور پیغمبر کے عمل میں کوئی فرق نہیں عمل میں نبی اور غیر نبی برابر دونوں کے عمل کی حیثیت یکساں ہے کیا ایسا عقیدہ کسی مسلمان کا ہوسکتا ہے؟

نیز لکھتے ہیں کہ: قیامت کے دن خدا کو یاد کرنے والے اور اس کے لئے آپس میں محبت رکھنے والے تجلّی الٰہی کی داہنی طرف نور کے ممبروں پر بیٹھیں گے شہداء اور انبیاء ان پر غبطہ کریں گے۔ (ص: ۳۹۰)

یعنی قیامت کے دن غیر نبی کا مرتبہ شہداء اور انبیاء سے بھی کہیں اونچا ہوگا اور غیر نبی کے اس بلند مرتبے کو دیکھ کر انبیاء غبطہ اور رشک کریں گے، کون غیر نبی کو نبی سے بڑھا کر توہین کر رہا ہے کیا انبیاء کی توہین کر کے ایمان رہ سکتا ہے؟

نیز لکھتے ہیں کہ: جس کے عمل ستر پیغمبروں کے برابر ہوں گے اس دن وہ بھی کہے گا کہ آج میں نجات نہ پاؤں گا۔ (اوضح ص: ۳۲۵)

ایک امتی عمل میں اتنا زیادہ بڑھا ہوا ہے کہ پچیس پچاس پیغمبروں کا بھی عمل ایک امتی کی برابری نہیں کرسکتا، بلکہ ستر پیغمبروں کے برابر ایک امتی کا عمل ہوگا امتی کو نبی سے کون بڑھا رہا ہے؟

تحریف وخیانت کے سہارے علماء دیوبند کے خلاف توہینِ رسالت کا

شور مچانے والو! اور فرضی عشقِ رسول کا ڈھنڈھورا پیٹنے والو! تمہیں اپنے گھر کی بھی کچھ خبر ہے۔؟

اے چشم اشک بار ذرا دیکھنے تو دے
ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

☆☆☆

تحذیر الناس اور رضا خانیت کا ستیاناس

آپ ناصح! ان کو سمجھاتے تو ہیں
جور سے لیکن وہ باز آتے نہیں

رسوائے زمانہ جھوٹ کا پلندا حسام الحرمین میں علماء حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وتکریماً کو دھوکہ دینے کے لئے تحذیر الناس کی عبارات نقل کرنے میں احمد رضا کو تحریف وخیانت کی کتنی منزلیں طے کرنی پڑی ہیں اور دجل وفریب کی کن دشوار گذار گھاٹیوں سے گذرنا پڑا ہے اور کید ومکر کی کتنی راہیں اختیار کرنی پڑی ہیں - الامان الحفیظ - واقعی شیطان نے اس پر ان کی پیٹھ خوب ٹھونکی ہوگی۔

تحذیر الناس کی عبارتوں کو کفریہ عبارت بنانے کے لئے صفحہ ۳، ۱۴، ۲۵ کی تین عبارتوں کو مستقل ایک عبارت بنایا گیا۔ اور صفحہ ۳ کی عبارت سب سے آخر میں اور صفحہ ۱۴ کی بالکل شروع میں اور صفحہ ۲۵ کی درمیان میں رکھی گئی۔ اور وہ بھی بعض لفظ چھوڑ کر اور بعض بدل کر اور اس کے بعد عربی میں اس کا غلط ترجمہ بھی کیا گیا۔ بیچارے اعلیٰحضرت کو کس قدر دماغ سوزی کرنی پڑی ہوگی، آخر بلا وجہ تھوڑا ہی وہ اعلیٰحضرت ہو گئے تھے۔ نام نہاد شارح بخاری مفتی شریف الحق نے اپنے اعلیٰحضرت کی ان خیانتوں پر پردہ ڈالنے

کے لئے اپنی کتاب ''منصفانہ جائزہ'' میں بڑی معرفت کی بات بیان فرمائی ہے۔ارشادفرماتے ہیں کہ اعلیحضرت نے چند عبارتوں کو ملا کر پوری کتاب تحذیرالناس کا خلاصہ عربی زبان میں پیش کیا ہے،کیا خوب! مفتیٔ اعظم ہند ہوتو ایسا ہو۔کسی بھی کتاب کی چند عبارتوں کو توڑ مروڑ کر جوڑ جاڑ کے کفریہ عبارت بنادینا، یہ پوری کتاب کا خلاصہ ہوا کرتا ہے۔

ہم پیرویٔ قیس نہ فرہاد کریں گے
کچھ طرزِ جنوں اورہی ایجاد کریں گے

درحقیقت کبھی ایسے ہی لوگ علاج کے لئے بریلی بھیج دیئے جاتے تھے۔اوراب شاید ایسا ہی بنانے کے لئے بریلی کے ساتھ لفظ شریف لگا کر احمد رضا کے مدرسہ میں کچھ دنوں کے لئے رکھ لئے جاتے ہیں۔مفتی صاحب نے تو خانصاحب سے بھی چار قدم اور آگے بڑھ کر اپنی کتاب اظہارِ حقیقت وغیرہ میں تحذیرالناس کی عبارتوں کو کچھ ایسی مزید رنگ آمیزی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ اس کو دیکھ کر یہود ونصاریٰ بھی غیرت سے چلو بھر پانی میں ڈوب مریں اوراگر کچھ بن پڑے تو ابلیس بھی کسی طرح خودکُشی کرلے۔بہرحال ہم یہاں پر نہ تحذیرالناس کی عبارتوں کا مطلب بیان کریں گے۔کیونکہ یہ تو آج سو برس سے ہم کرتے چلے آرہے ہیں۔

اور نہ ہی یہاں پر رضاخانیوں کی ناکردنی ہی سے کچھ تعرض کریں گے۔بلکہ بطور علاج بالمثل کے رضاخانیوں کے ہائی بلڈ پریشر کو نارمل کرنے کے لئے بریلی ہی کا انجکشن اور ٹیبلیٹ زیادہ مناسب سمجھتے ہیں۔چنانچہ مولانا نقی علی خانصاحب لکھتے ہیں:

اگراور پیغمبر زمانہ آپ کا پاتے (سرورالقلوب قدیم ص:۱۵۵، جدید ص:۲۲۶، اوضح ص:۱۹۲)

دیکھا آپ نے مولانا نقی علی خانصاحب بھی عقیدۂ ختم نبوت کے قائل نہیں معلوم ہوتے بلکہ آپ کے زمانہ میں اور پیغمبر و نبی کے ہونیکی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور کھلے طور پر بیان کرتے ہیں کہ کیا اچھا ہوتا کہ اور پیغمبر زمانہ آپ کا پاتے۔یہی نہیں کہ اور پیغمبر و نبی آپ کا زمانہ ہی پاتے اور آپ کے زمانہ میں ہوتے بلکہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے تھا چنانچہ لکھتے ہیں کہ: اگر ظہور آپ کا اور پیغمبروں سے پہلے ہوتا۔(اوضح ص:۲۰۲)

یعنی مولانا نقی علی خانصاحب کے نزدیک ترتیب یوں ہونی چاہیے تھی کہ آپ پہلے ہوتے اور دیگر پیغمبروں ونبیوں کے آنے کا سلسلہ برابر جاری رہتا۔پھر اس کو کلیر بھی کردیا اور لکھا کہ جسے قرآن وحدیث یاد ہے اس کے دونوں مونڈھوں میں پیغمبری درج کی گئی ہے۔(اوضح ص:۴۲۳) یعنی جس کو بھی

قرآن وحدیث یاد ہے وہ پیغمبر اور نبی ہے کیونکہ اس کے لئے پیغمبری لکھ دی گئی ہے۔اور چونکہ قرآن وحدیث قیامت تک رہنے والی لازوال دولت ہے لہٰذا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔اور پھر مولانا نقی علی خانصاحب اس سلسلہ کے جاری رہنے کی مزید وضاحت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ: پیغمبروں نے بندگی سے مرتبۂ نبوت ورسالت حاصل کیا (سرور القلوب قدیم ص:۱۶۰، جدید ص:۲۳۴، اوضح ص:۲۰۰)

یعنی نبوت ورسالت کوئی وہبی اور محض عطائی چیز نہیں ہے بلکہ یہ ایک کسبی چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی ورسول کو پیدائشی طور پر بوصف نبوت مبعوث نہیں فرمایا۔اور نہ باعطاء الٰہی وہبی طور پر نبوت سے متصف ہوکر کسی نبی ورسول کی بعثت ہوئی ہے بلکہ اس دنیائے فانی میں آکر تمام انبیاء ورسل نے بندگی اور عبادت وریاضت کے ذریعہ نبوت اور رسالت کا مرتبہ حاصل کیا ہے۔رضاخانیو! انصاف سے بتلاؤ، ختم نبوت کا منکر کون ہے؟۔ کیونکہ جب ہر امتی بندگی اور عبادت کے ذریعہ بارگاہ خداوندی میں قرب حاصل کرنے کا مکلف ہے۔اور پیغمبروں نے بندگی سے مرتبۂ نبوت ورسالت حاصل کیا تو کسی امتی کے لئے نبوت ورسالت کا مرتبہ حاصل کرنے سے کون سی چیز مانع رہی۔یہی نہیں بلکہ خانصاحب بھی اپنے باپ کی طرح ختم

نبوت کے منکر اور اس بات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری ہے، اور ہاں ساتھ ہی اس کی حد بندی بھی کردی ہے کہ کب سے جاری ہوئی اور کب اس کا سلسلہ ختم ہوا۔چنانچہ کہتے ہیں کہ

انجام وے آغاز رسالت باشد　　　اینک گو! ہم تابع عبدالقادر

(حدائق بخشش حصہ دوم ص:۱۳۲)

(ترجمہ) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی وفات کے بعد پھر سے رسالت کا آغاز ہوگا، یہ کہو کہ وہ شیخ عبدالقادرؒ کا تابع بھی ہوگا۔

احمد رضا نے بیک وقت دو باتیں بڑی معرفت کی بیان فرمائی ہیں۔

ایک تو یہ کہ ختم نبوت کا عقیدہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جن کی وفات ۵۶۱ھ میں ہوئی ان کی وفات کے بعد نبوت ورسالت کا آغاز اور اس کا سلسلہ شروع ہوگا۔

دوسری یہ کہ ولی، نبی سے افضل ہوسکتا ہے۔اس لئے کہ شیخ عبدالقادرؒ صرف ولی ہیں اور رسالت ونبوت کا سلسلہ تو انکی وفات کے بعد شروع ہوگا اور آپ کے بعد جتنے بھی نبی ورسول آئیں گے وہ سب کے سب آپ ہی کے تابع ہوں گے اور آپ ہمیشہ سب کے لئے متبوع رہیں گے۔اور اس کا سلسلہ پھر کب بند ہوگا اس کی بھی نشاندہی کردی ہے جیسا کہ احمد رضا نے لکھا ہے (حسام الحرمین ص:۳۸)

زمانہ میں میں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا

یعنی یہ سلسلہ ۱۲۵۶ھ سے شروع ہوکر قادیان سے ہوتے ہوئے ۱۳۴۰ھ میں بریلی میں آکر ختم ہوجائے گا خانصاحب کہتے ہیں کہ میں وہ وہ باتیں لاکر اپنے دین ومذہب میں گھسیڑوں گا کہ قادیانی سسرے کو بھی وہ باتیں نہ سوجھی ہونگی۔ اور پھر خانصاحب اس کی وجہ بھی بتلاتے ہیں کہ آخر میں ہی کیوں آخری ہوں گا لکھتے ہیں

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سارا جہان

احمد رضا کہتے ہیں کہ میں آخری اس لئے ہوں کہ جو میرے اگلوں کے لئے ممکن نہ تھا وہ سب مجھے دیدیا گیا ہے۔ اور یہ کوئی اچنبھے اور تعجب کی بات نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ مجھ جیسے ایک شخص میں سارے علوم بھر دے۔

دیکھا آپ نے خانصاحب کو اپنے علم پر کتنا گھمنڈ اور کس قدر اتراہٹ ہے۔ اور مولانا نقی علی خانصاحب لکھتے ہیں کہ: علم پر اترانا تو محض جہالت ہے۔ (سرور القلوب قدیم ص: ۱۳۲، جدید ص. ۱۹۵)

بہرحال خانصاحب کی جہالت بھری اتراہٹ ہی سہی جب وہ بزعم خود منجانب اللہ سارے علوم لے کر مبعوث اور زمانہ میں سب سے آخر ہوئے تو پھر انھیں کے دین ومذہب کی حیثیت بھی سب سے اونچی ہوگی چنانچہ مرنے سے پہلے انھوں نے اس سلسلہ میں ایک تاکیدی وصیت بھی کی ہے کہ:

میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے (وصایا شریف ص: ۱۰)

اور محض اسی حیثیت کا لحاظ کرتے ہوئے ہی ان کی تمام باتوں پر یقین کرنا نہایت ضروری ہے چنانچہ ان کی باتوں کے بارے میں یہ رضا خانی فیصلہ ہے کہ: پہلے فتوے اور تصنیف سے لے کر آخری فتویٰ اور آخری کتاب تک کسی کی بھی ردو تغلیط نہیں کی جاسکتی کوئی بھی علمی غلطی آپ کی نہیں نکالی جاسکتی۔ (الصمصام ص: ۳)

لہٰذا اگر احمد رضا کی کوئی بھی بات غلط ثابت ہو جائے تو پھر ان کے دین ومذہب کا اعتبار نہ رہے اور اگلوں میں سب سے اونچا ان کا مقام ہی نہ رہ جائے۔ یہی وجہ ہے کہ آج رات دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرّابازی ہوتی رہتی ہے لیکن کسی رضا خانی مولوی پر جوں تک نہیں رینگتی اور

اگر احمد رضا کی خیانتوں اور غلط باتوں کو بیان کیا جائے تو پوری دنیائے رضاخانیت تڑپ اٹھتی ہے۔

رضاخانیو! تم لوگوں کی طرح اور تمہارے اعلیٰحضرت کی طرح لکھنا اور کہنا تو ہم بھی جانتے ہیں لیکن اتنا فرق ضرور ہے کہ تم لوگ بے حیائی اور ہٹ دھرمی کے ساتھ زبردستی ہماری طرف باطل اور گندے عقائد منسوب کرتے ہو اور پھر مسلسل جھوٹے پروپیگنڈوں کے ذریعہ عوام کو باور کرا کے اعلیٰحضرت اور مفتی اعظم ہند بن جاتے ہو اور ہم لوگ اس ناپاک حرکت کو شیطنت سمجھتے اور بدرجہ مجبوری بطور الزامی جواب کے لکھ دیتے ہیں اور حقیقت میں جو رضاخانی مذہب ہے اس سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔ بلکہ ہمارے لئے تو صحابہؓ اور بزرگانِ دین کے ذریعہ ملا ہوا وہی دین کافی ہے جس کا خدا تا قیامت محافظ ہے۔

رضاخانیو! میں نہ کوئی اعلیٰحضرت اور فرضی مجدد ہوں اور نہ بلاوجہ کا مفتی اعظم ہند بلکہ ایک معمولی آدمی ہوں۔ البتہ رضاخانیت کی رگ کو پہچانتا اور خانصاحب سے کچھ تھوڑی موڑی جان پہچان رکھتا ضرور ہوں۔

یہ مانا ناتواں دہر ہوں لیکن سمجھ لینا   جو چاہوں روک دوں بہتے ہوئے دریا کے پانی کو

ہماری باتوں کا صحیح جواب تو ناممکن ہے لیکن تمام رضاخانی مولوی!

"ملا آں باشد کہ چپ نہ شود" کا صحیح مصداق بھی تو واقع ہوئے ہیں بلکہ ان کے یہاں تو اسی کی مشق کرائی اور باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے لہٰذا وہ حسب سابق اپنی لفاظی سے کب باز رہیں گے، لیکن ہم یہ بھی پیشین گوئی کئے دیتے ہیں کہ اب وہ براہِ راست سامنے آنے کی جرأت بھی نہ کر سکیں گے۔ البتہ کسی گم نام طالب علم کے کندھے پر بندوق رکھ کر ہوائی فیر ضرور کریں گے۔ بہر حال ہمارا خطاب تو ذمہ داروں ہی سے رہے گا۔ لہٰذا ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رضاخانی مولویوں کو تادیر صحت وعافیت کے ساتھ زندہ رکھے تا کہ وہ اپنے امام کے دین ومذہب کی کچھ اور خدمات انجام دے کر اپنے نامۂ اعمال کو مزید سیاہ کر سکیں۔ اور اس طرح ہمیں بھی کچھ اور عجائب وغرائب پیش کرنے کا موقعہ ملتا رہے۔ شعر

صراحی در بغل ساغر بکف مستانہ وار آجا

لگائے آسرا بیٹھا ہے اک دیوانہ برسوں سے

☆☆☆

حسام الحرمین اور احمد رضا کی بنڈل بازی

شعر

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

محض عوام کو گمراہ کرنے کی غرض سے علماء دیوبند سے متعلق احمد رضا کے جتنے بھی جھوٹے الزامات اور بیہودہ بکواس کے افسانے ہیں، ان کو حقیقت کا رنگ دینے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے ہیں:

چنانچہ منصوبہ بند طور پر خود تیار کردہ جھوٹ کا پلندا ''حسام الحرمین'' نامی کتاب پر علماء دیوبند کے خلاف حرمین شریفین سے پرفریب طور پر تصدیق حاصل کرنے کے لئے اپنی ماں سے چالبازی کے ساتھ اجازت لے کر حج کے نام پر جب احمد رضا نے دوسری مرتبہ یہ سفرِ معصیت طے کیا ہے، اور عرب پہونچ کر خفیہ طور پر اپنے ناپاک مقصد میں جب ان کو کچھ کامیابی بھی حاصل ہوگئی، تو پھر ہندوستان واپس آکر تمہید ایمان نام سے ایک ڈرامائی کتاب لکھ ماری جس میں عوام کو پرفریب طور پر گمراہ کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ:

ہمارے عوام بھائیوں کو مہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مہریں علماء کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہوں گی، جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا۔ لہٰذا اپنے عوام بھائیوں کی زیادتِ اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علماء کرام و مفتیان عظام کے حضور فتویٰ پیش ہوا۔ (تمہید ایمان ص: ۵۹)

احادیث صحیحہ اور علماء حرمین طیبین کا تذکرہ محض عوام پر دھونس جمانے اور ان کو اپنا صرف ذہنی غلام بنانے کے لئے ہے، ورنہ خواص اور رضا خانی علماء طبقہ تو ان تمام صحیح حدیثوں کا کھلا منکر ہے، کیونکہ آج قریب ایک صدی قبل سے حرمین طیبین کے علماء اور بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی کے ائمہ کو بھی گمراہ، بدمذہب اور کافر و مرتد کہا جا رہا ہے۔ اور عوام کو بیت اللہ شریف اور مسجد نبویؐ کے ائمہ کے پیچھے نماز پڑھنے سے سختی کے ساتھ منع کیا جا رہا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے رضا خانی اپنے مذہب کی رو سے آج وہاں حج کے لئے جا کر کروڑوں روپیہ برباد کر کے چلے آتے ہیں۔

احمد رضا کی اس عبارت میں کئی باتیں بڑے پتے کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ شروع شروع میں احمد رضا تکفیر کی بنڈل بازی بغیر مہر ہی کے کیا کرتے تھے جبھی تو عوام کو مہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی۔ دوسری یہ کہ خواص تو

خواص عوام کے نزدیک بھی احمد رضا کے فتوے کی کوئی قیمت اور وقعت نہ تھی
،جس کی وجہ سے احمد رضا اپنی رونی صورت بنا کر عوام عوام چلاّ رہے ہیں۔
تیسری یہ کہ صرف عوام ہی کو دھوکا دینے کے لئے ماں کی بھی نافرمانی کر کے
حج کے بہانے سے یہ طویل سفر اختیار کیا تھا۔یہی وجہ ہے کہ وہ علماء بدایون
اور علماء رامپور وغیرہ جن کا علماء دیوبند سے کوئی جوڑ نہیں تھا ،بلکہ ان کا تو احمد
رضا ہی سے چولی دامن کا ساتھ رہا ہے ،انھوں نے بھی علماء حق کی بے جا
تکفیر سے متعلق احمد رضا کی تحریف وخیانت کی خوب خوب قلعی کھولی ہے،
چنانچہ مولوی فضل رسول بدایونی کے پوتے مولوی عبد المقتدر صاحب
بدایونی اور دیگر علماء بدایون اپنی کتاب (سد الفرفار) میں احمد رضا کو لکھتے
ہیں کہ: تجربہ نے ثابت کردیا کہ نفوس علماء میں خشیت وتواضع وانصاف کی
جگہ تشدد واعجاب بالرائے وعجب،تعلّی وسیادت متمکن ہوگئی ،اپنے لئے
القاب عظیمہ اعلیٰ اعلیٰ مناقب فخیمہ اپنے قلم سے لکھ کر اپنے آپ کو ساری
دنیا سے بزرگ تر سمجھ کر سب کو اپنا مقلد بنانا چاہتے ہیں ۔متقدمین (یعنی
خاندان ولی اللّٰہی مولانا اسمٰعیل شہید وغیرہ) ومتأخرین یعنی (علماء دیوبند)
پر معروضات وتنقیدات لکھ کر ان کا شمار کر کر قوم میں شائع کرنا اپنا فخر سمجھتے
ہیں۔

واقعی میں علماء بدایوں احمد رضا کی پرانی عادت وفطرت اور ان کی چالبازی
کا خوب خوب تجربہ رکھتے تھے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ: تصنیف کی عادت گئی پر نہ گئی کلام غیر میں
تصرف کا ملکہ حد سے تجاوز ہو کر رہا۔

اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: آپ نے برعکس نام نہند زنگی کافور احکام
شرعیہ کا نام بدنام کیا ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ: اگر ایسے ہی ہر شخص من مانے احکام لگا کر دین میں
زخنہ اندازیاں ،فتنہ پردازیاں کر دیا کرے تو احکام شرعیہ نہ ہوئے ،ایک
کھیل ہوا

نیز مزید لکھتے ہیں کہ: قبل اس کے کہ ہم ان لچر اعتراض نما لفظوں کے
متعلق کچھ لکھیں یہ عرض کرنا ضرور ہے کہ فرضی اعتراض کے لئے مجدد
صاحب نے حسب عادت قدیمہ عبارت کے مفہوم ظاہر میں تصرف سے
دست درازی کر دی اور اپنی طرف سے ازلی قدیم یعنی علم الٰہی گھڑ لیا۔

ابھی اور لکھتے ہیں کہ: مجدد خانصاحب حسب عادت قدیمہ یہاں بھی
ہماری عبارت میں تصرف فرماتے ہیں۔

اس کے بعد یہ بھی لکھتے ہیں کہ: ہم کہتے ہیں کہ ان کو قطع وبرید وتحریف

کا ایسا چسکا پڑ گیا ہے کہ کوئی عبارت کسی کی پوری پوری نقل نہیں فرماتے خاص کر وہ جس میں کا ایک ایک لفظ مربوط اور معنی خیز ہو۔ تفصیل کے لئے دیکھئے انکشافِ حق۔

یہ تو تھے علماء بدایوں شریف جو دوسروں کی عبارات میں تحریف وخیانت سے متعلق احمد رضا کی پرانی عادت وفطرت اور ان کے ڈرامائی مجدد ہونے کی حیثیت کا صحیح صحیح تعارف کرا رہے تھے۔

اب اس کے بعد رامپور شریف چل کر وہاں کے گلستانِ حق گوئی و پردہ کشائی کی بھی کچھ سیر وتفریح کرلی جائے اور دیکھا جائے کہ خانصاحب کی ایمانی صحت وتندرستی اور دیانت وشرافت کے لئے وہاں کی آب وہوا کیسی ہے۔

چنانچہ علماءِ رامپور اپنی کتاب (رزم شیریں چاہ شور) میں احمد رضا کو لکھتے ہیں کہ: جب آپ ایسے صاف کلام میں یہ مطلب ایسی شرح سے نکالتے ہیں تو خدا جانے کتنے مسلمانوں کو ایسی شرح کرکے بے دین اور کافر بنا چکے ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے علماءِ حرمین شریفین کو دھوکہ دے کر ''حسام الحرمین'' میں فتویٰ اسی طرح سے مطلب بدل کر حاصل کرلیا۔ پھر آگے لکھتے ہیں کہ: خدا جماعت باشقامت پیلی بھیت ومجلس رامپوز کو ایسی

اہلیسانہ سلامت عقل سے دور رکھے۔

احمد رضا نے اپنی کتاب (طب شورش چاہ شور) میں علماء دیو بند کے بارے میں یہ لکھا: کہ دیو بند کے پیشواؤں پر نام بنام علماء حرمین نے فتویٰ کفر دیا اور یہ حکم دیا کہ من شك في كفره وعذابه فقد كفر۔

اس پر علماء رامپور نے اپنی کتاب (جہر جوشش چاہ شور) میں احمد رضا کی اس طرح خاطر تواضع کی کہ: یہ جال دجال نے خوب بچھایا اور ہمیشہ یونہی حد سے گذر کر لوگوں کو کافر بنایا علماءِ حرمین شریفین تک کو غلط بیانی سے دھوکے میں ڈالا اور یہ حکم مندرجہ بالا حاصل کرلیا۔ پھر لکھتے ہیں کہ: بریلوی خود کافر ٹھہرتے ہیں کہ جو مسلمانوں کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ کیا آپ دوسروں کو اپنی طرح کافر بنانا چاہتے ہو، آپ کے یہاں تو اس کے سوا کچھ نہ دیکھا جس طرح ہو سکے مسلمانوں کو کافر بناؤ، اسلام کو گھٹاؤ۔
تفصیل کے لئے دیکھئے ''انکشاف حق''۔

جس طرح گھوسی کی عوام اپنے گرو گھنٹالوں کی حقیقت سے واقفیت کی بنیاد پر آج انھیں کو برا بھلا کہہ رہی ہے، اسی طرح علماءِ بدایوں ورامپور بھی چونکہ احمد رضا کی پرانی عادت وفطرت اور علم ودیانت سے خوب واقف تھے۔ لہٰذا حسام الحرمین کے منظر عام پر آجانے کے بعد احمد رضا کو فریب

کار، دھوکا باز، دجّال اور تحریف وخیانت کا بدترین مجرم قرار دیا مگر رضاخانی
مولوی ہیں کہ احمد رضا کی طرح ایمان سے ہاتھ دھوکر عوام کو گمراہ کرنے
میں برابر لگے ہوئے ہیں

احمد رضا نے علماء دیوبندؒ کی طرح مولوی عبدالمقتدر صاحب بدایونی
اور دیگر علماء بدایون کو بھی کافر و مرتد قرار دیا اور ایک دو نہیں بلکہ چھ سو پینتیس
وجھوں سے انکا کفر بیان کیا ہے، مگر اس کے باوجود یہ حضرات رضاخانیوں
کے یہاں سنی حنفی قادری برکاتی سب کچھ ہیں ان کے ملئے رحمۃ اللہ علیہ
لکھا جاتا ہے۔ اور ان کو اپنا مذہبی پیشوا اور بزرگ تسلیم کیا جاتا ہے۔ (انکشاف
حق)

اور ادھر علماءِ دیوبند کے خلاف احمد رضا کی طرح ان کے چیلے چانٹے
بھی ان کی ہر اناپ شناپ کو صحیح اور یقینی بنا کر عوام کو ہموار کرنے میں منظم طور
پر لگے ہوئے ہیں۔ اور قریب سبھی سوانح نگار یہ بات ضرور دھراتے ہیں کہ:
پہلے فتوے اور تصنیف سے لے کر آخری فتویٰ اور آخری کتاب تک کسی کی
بھی رد و تغلیط نہیں کی جاسکتی، کوئی بھی علمی غلطی آپ کی نہیں نکالی جاسکتی۔
لہٰذا اس کا مطلب یہ ہوا کہ رضاخانیوں کے نزدیک علماء دیوبند کے خلاف
احمد رضا اپنی ہر بات میں ایسے سچے اور قابل اعتبار ہیں کہ گویا وہ کوئی فرشتہ
ہیں۔ اور علماء بدایوں وعلماء رامپور وغیرہ کے خلاف احمد رضا ایسے جھوٹے

اور ناقابل اعتبار ہیں کہ گویا وہ بالکل وہی ہیں جو کبھی ''معلّم الملکوت''
رہا ہے۔

رضاخانیوں کا پرفریب جھوٹ

براہین قاطعہ کا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ کی
اہم ترین رضاخانیت کش تصانیف میں سے ہونا یہ ایک ایسی حقیقت ہے
جس کا انکار شاید ابلیس کا کوئی بھائی برادری ہی کرسکے، مگر اس کے باوجود
رضاخانیوں نے براہین قاطعہ کی نسبت بار بار قطب عالم حضرت گنگوہیؒ
قدس سرہ کی طرف کی ہے۔ دیوبندیت دشمنی کا برا ہو یہ ایسی بری لت ہے
کہ جس کی وجہ سے شرم وحیا اور انصاف و دیانت سب کچھ چھین لیا جاتا ہے،
چنانچہ گھوسی کے ایک نام نہاد مفتی وشارح بخاری اپنی کتاب اظہارِ حقیقت
کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: براہین قاطعہ کے اصل مصنف گنگوہی صاحب
ہی ہیں جس کو انھوں نے اپنے مرید مولوی خلیل احمد امیٹھوی کے نام سے
چھپوایا ہے۔ ذرا مفتی صاحب کے اس جھوٹ کا بھی جائزہ لیجئے۔

واقعہ یہ ہے کہ تذکرۃ الرشید میں حضرت گنگوہیؒ کی تصانیف شمار کرائی
گئیں ہیں پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس حیثیت سے کہ براہین قاطعہ
حضرت امام ربانیؒ کے حکم سے لکھی گئی ہے اور آپ نے اس کو من اولہ الی

آخرہ بغور ملاحظہ فرما کر تقریظ تحریر فرمائی اس کو بھی من وجہ حضرت کی تصنیف میں شمار کرسکتے ہیں ۔ (تذکرۃ الرشید/ج ۲/ص ۳۲۱) اس عبارت میں تین باتیں قابلِ غور ہیں ایک یہ کہ براہین قاطعہ حضرت گنگوہی کے حکم سے لکھی گئی، دوسرے یہ کہ آپ نے تقریظ تحریر فرمائی، تیسرے یہ کہ من وجہ آپ کی تصنیف شمار کرسکتے ہیں۔ کسی کو خود اپنی تصنیف سے متعلق دوسرے کو حکم دینے کا کیا مطلب؟، کیا کسی کی تقریظ خود اس کی اپنی تصنیف پر ہوا کرتی ہے؟ اور کیا کسی کی تصنیف کو من وجہ اس کی تصنیف کہا جاتا ہے؟

چونکہ براہین قاطعہ کے معرض وجود میں آنے کا ظاہری سبب حضرت گنگوہیؒ کا حکم ہے لہٰذا علاقۂ سببیت کی وجہ سے اس کو آپ کی تصنیف کہا جاسکتا ہے نہ کہ حقیقت میں براہین قاطعہ حضرت گنگوہیؒ کی اپنی تصنیف ہے۔ مگر افسوس کہ رضاخانیوں کو حقیقت اور مجاز میں تمیز نہیں ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے رضاخانی مذہب میں علامہ اور قابل قدر مولوی وہی ہوتا ہے جو علم ودیانت سے یکسر محروم اور خالی ہوتا ہے۔

جھوٹ، فریب، کید ومکر اور تحریف وخیانت کا عیب و برا ہونا تو دنیائے انسانیت وشرافت میں ہے۔ لیکن جس مذہب کی عمارت کی ایک ایک اینٹ جھوٹ اور فریب ہی کے سانچے میں پاتھی گئی ہے وہاں شرم

وحیا، انصاف ودیانت سے کیا کام بلکہ وہاں تو جھوٹ، فریب اور تحریف وخیانت کے فن میں جو جتنا ہی ماہر ہوتا ہے وہ اتنے ہی اونچے اونچے فرضی خطابات سے نوازا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں اسٹیج پر جو جتنا ہی زیادہ بے باک ہوتا ہے، فلک شگاف نعروں کے ذریعہ اتنے ہی زور وشور کے ساتھ اس کا شاندار استقبال کیا جاتا ہے۔

علماءِ دیوبند پر لگائے گئے جھوٹے الزامات کو دہرا کر شیعوں کی طرح تبرا بازی اور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرامؒ کا نام لے کر ان کے ساتھ فرضی محبت وعقیدت کا اظہار بس ہر رضاخانی مولوی یہی اپنا علمی سرمایہ لے کر اسٹیج پر آتا ہے تاکہ عوام کا ذہن بنا رہے کہ معاذ اللہ دیوبندی گستاخ رسول اور ہم سچے عاشقِ رسول ہیں اور عوام بیچاری ان کی ظاہری سج دھج، عبا، چغہ کو دیکھ کر اپنی سادگی اور نیک نیتی کے باعث یہ سمجھتی ہے کہ یہی ہمارے سچے دینی رہنما اور صحیح مذہبی پیشوا ہیں۔ عوام کی یہی عقیدت خواص کے لئے کھانے، پینے اور جینے کا اصل ذریعہ ہیں اب نہ حقوق العباد اور عبادات سے کوئی غرض نہ معاشرے میں پھیلی ہوئی خرابیوں اور اخلاقیات سے کوئی سروکار۔ میلاد، قیام، تیجہ فاتحہ اور گاگر چادر میں دل وجان سے لپٹے رہو بس سچے عاشق رسول ہوگئے، آخرت میں نجات کے لئے پورا

سامان ہوگیا۔ عرسوں میں عوام کس مقصد اور جذبہ کے تحت شرکت کرتی ہے اور وہاں جا کر کیا کرتی ہے، کسی بھی خلاف شرع عمل اور ممنوع کام پر روک ٹوک کی کوئی ضرورت نہیں۔ حالانکہ مولانا نقی علی خانصاحب فرماتے ہیں کہ:

لاکھ طرح علماء قرآن، حدیث سے سمجھائیں کہ خدا، رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لئے ٹالنا نہ چاہیئے مگر جب گھر کی بیوی نے شیخ سدو کا بکرا اور مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میاں کو کرنا ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے۔ (سرور القلوب قدیم ص: ۱۱۶، جدید ص: ۱۷۳)

جو لوگ خلق کو گرویدہ کرنے کے لئے ظاہر کو آراستہ کرتے ہیں وہ دین کو دنیا کے بدلہ بیچتے ہیں (اوضح ص: ۴۲۸) نسبت بزرگوں سے بے ان کی پیروی اور اتباع کے کام نہیں آتی۔ (سرور القلوب قدیم ص: ۵۵، جدید ص: ۸۳) جس کے عمل اچھے نہ ہوں گے اسے نسب فائدہ نہ بخشے گا۔ (سرور القلوب قدیم ص: ۱۲۹، جدید ص: ۱۹۱)

ہر کام اور ہر حال میں اسی سے التجا کر اور اسی کی طرف رجوع لا جو تیرا پالنے والا ہے اوروں سے التجا کرنا اور امید رکھنا محض بے فائدہ ہے۔ (اوضح ص: ۳۰۲)

سو برس پہلے مولانا نقی علی خانصاحب کیا فرما گئے ہیں۔ اور آج عوام کو کیا سمجھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عوام کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

رضا خانیوں نے اس فریب اور جھوٹ کو ضروری اس لئے سمجھا کہ ان کو ابلیسانہ اغراض کے لئے براہین قاطعہ کی عبارات کو ذرا زیادہ شیطنت کے ساتھ پیش کرنا ہوتا ہے۔ اور براہین قاطعہ کے اصل مصنف حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری جنت البقیع میں دفن ہیں، اور حدیث میں ہے کہ آدمی جہاں کی خاک سے پیدا ہے وہیں دفن ہوتا ہے اور جو جنت البقیع میں دفن ہے اس کے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ اور ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ گستاخ رسول جنتی ہو نہیں سکتا۔ چنانچہ مولانا نقی علی خانصاحب لکھتے ہیں کہ: جو مدینہ کی زمین کو برا کہے وہ گمراہ ہے۔ امام مالکؒ نے فتویٰ دیا تیس درہ مارنے کا اور قید کرنے کا اور کہا گردن مارنے کے لائق ہے جو مدینہ کی زمین کو کہے اچھی نہیں ہے حالانکہ حضرت اس میں مدفون ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (اوضح ص: ۱۷۵)

جب آپ ﷺ کے مدفن ہونے کی نسبت سے مدینہ منورہ کی پاک زمین کے چپے چپے اور ذرے ذرے کو وہ مقام اور عظمت حاصل ہے کہ ان کو برا کہنے والا گمراہ اور گردن مارنے کے لائق ہے۔ تو پھر آج جو لوگ وہاں کی خاک سے پیدا ہوتے اور وہیں دفن ہوتے ہیں ان کو اور خصوصاً جنت البقیع میں خدا کے مقرب اور جنتی مدفون بندوں کو کافر کہنا کیا کسی صحیح

مسلمان کا کام ہوسکتا ہے؟ یا اس بدترین دشمنِ رسول کا جو فرضی سنیت اور حنفیت کا لیبل لگا کر علماء دیوبند کو کافر کہتا اور ہندوستان کے مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے اور پھر عشقِ رسول کا جھوٹا دعویٰ کرتا پھرتا ہے۔

جنھیں ہو جھوٹ کو سچ کر دکھانا

انھیں سچوں کو جھٹلانا پڑے گا

کیا عوام اس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد بھی ان کے چنگل میں رہ سکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ علماءِ دیوبند کے خلاف عوام کا ذہن بنائے رکھنے کے لئے ہر رضاخانی مولوی زندگی بھر لگا رہتا ہے تاکہ جھوٹ کو بار بار دہرانے سے عوام کا یقین بنا رہے اور دنیا میں ان کا بھرم قائم رہے آخرت سے کیا مطلب

شعر

کس نے اپنے آشیاں کے چار تنکوں کے لئے

برق کی زد میں گلستاں کا گلستاں رکھ دیا

☆☆☆

والد احمد رضا حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

احمد رضا کی نظر میں

وہ جناب فضائل مآب، تاج العلماء، راس الفضلاء، حامی سنت، ماحی بدعت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، رضی اللہ عنہ وارضاہ و فی اعلیٰ غرف الجنان بواہ، سلخ جمادی الآخرۃ یا غرہ رجب ۱۲۴۶ھ قدسیہ کو رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔ اپنے والد ماجد حضرت مولائے اعظم جد معظم، فضائل پناہ، عارف باللہ، صاحب کمالات باہرہ، و کرامات ظاہرہ، حضرت مولانا مولوی محمد رضا علی خاں صاحب روح اللہ روحہٗ ونور ضریحہ سے اکتساب علوم فرمایا۔ بحمد اللہ منصب شریف علم کا پایۂ ذروۂ علیاء کو پہونچایا۔ راست می گویم و یزداں پسند د جز راست۔ کہ جودت انظار، وحدت افکار، فہم وصائب ورائے ثاقب، حضرت حق جل و علی نے انہیں عطا فرمائی۔ ان دیار وامصار میں اس کی نظیر نظر نہ آئی، فراست صادقہ کی یہ حالت تھی کہ جو کچھ فرمایا وہی ظہور میں آیا۔..................تصانیف شریفہ اس جناب کی سب علوم دین میں ہیں۔ نافع مسلمین ودافع مفسدین والحمد للہ رب العالمین۔

ازاں جملہ "الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح" کہ مجلد کبیر ہے۔ علوم کثیرہ پر مشتمل.................سرور القلوب فی ذکر المحبوب، کہ مطبع نول کشور میں چھپی۔ (الکلام الاوضح ص: ر۔ ز)

Rs: 35/-